عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۱
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

ختم نبوة

عقیدۂ ختم نبوت کے پاسبان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کا

10 واں سال

منزل بہ منزل ترقی کی راہ پر

رواں دواں

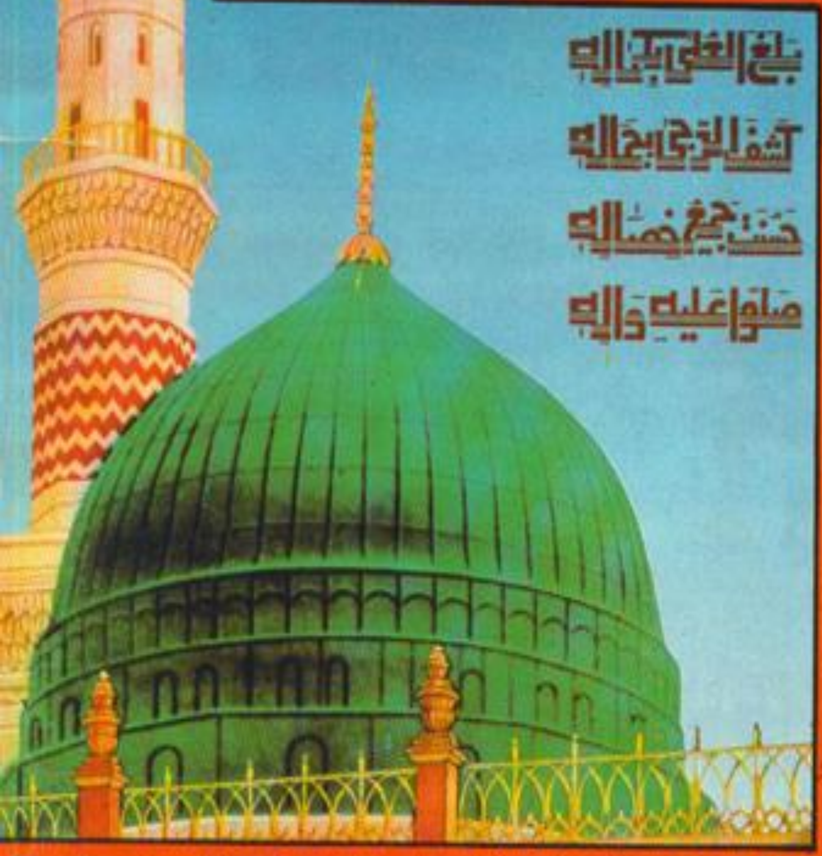

ما کان

ابا احد من رجالکم

ولکن رسول اللہ و

خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں
استعمال ہو

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیر تمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی تراجم چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کریں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے: [illegible]

مرکزی دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون [illegible]

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

۱۹ تا ۲۵ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۳۱ مئی تا ۶ جون ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۱۰ | شمارہ نمبر ۱

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ حمد باری تعالیٰ ———— ۲
۲۔ ختم نبوت انٹرنیشنل کا دسواں سال (اداریہ) ———— ۵
۳۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر ایک اجمالی نظر ———— ۷
۴۔ اسلام کا نظام عفت ———— ۱۲
۵۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ———— ۱۴
۶۔ غیبت چغلخوری اور عیب جوئی ———— ۱۶
۷۔ پشاور کے ایک مرزائی جوڑے کا قبول اسلام ———— ۱۷
۸۔ لنڈن کے مرزائیوں کو جھوٹ کی کھجلی ———— ۱۸
۹۔ طب و صحت ———— ۲۰
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ———— ۲۱
۱۱۔ منکر جہاد قادیانیوں کو برطرف کیا جائے ———— ۲۳
۱۲۔ مولانا منظور الحق کو ... ———— ۲۳
۱۳۔ ختم نبوت صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری کا دورہ ———— ۲۴
۱۴۔ ٹرسٹ کانفرنس کا واقعہ ———— ۲۴
۱۵۔ ڈاکٹر ... مضمون ———— ۲۶

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا محمد احمد حسینی — مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب رحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۹۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

حمد

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

اے کردگارِ ارض و سما! تیری حمد ہے
اے شہریارِ روزِ جزا! تیری حمد ہے
اے خالقِ صبح و مسا! تیری حمد ہے
ربِ عطا و جود و سخا! تیری حمد ہے
خوشبوئے گل خرامِ صبا تیری حمد ہے
شاخوں کے جھومنے کی ادا! تیری حمد ہے
تتلی کا رقص، گل کی ادا، بادِ نوبہار
پنہاں سبھی میں، تیری ثنا، تیری حمد ہے
کلیوں کا پھول بننا بھی تسبیح ہے تیری
چڑیوں کے چہچہوں کی نوا تیری حمد ہے
محسوس کروں یا نہ کروں اور ہے یہ بات
سب کی زباں پہ میرے خدا تیری حمد ہے
بدر و اُحد، حنین ہوں یا جنگِ کربلا
ہر کارزارِ عشق و وفا تیری حمد ہے
ایثار و غمگساری و ہمدردی و خلوص
ہر کاروبارِ صدق و صفا تیری حمد ہے
یارب قیامِ لیل بھی تعظیم ہے تیری
اور پچھلی شب کی آہ و بکا تیری حمد ہے
خلوت کے آنسوؤں میں بھی مضمر ہے تیری حمد
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دُعا تیری حمد ہے
سب کچھ دیا کسی کو، کسی کو برائے نام
تفریق بینِ شاہ و گدا، تیری حمد ہے
اے وہ کہ بے نیاز ہے ہر شے سے تیری ذات
یہ بحثِ فنا و بقا تیری حمد ہے
جس کا تصورات احاطہ نہ کر سکیں
اس سے زیادہ اس سے سوا تیری حمد ہے
پرتو ہے تیرے حسن کا ہر چہرۂ حسین
اس پہ بہارِ رنگِ حیا تیری حمد ہے
اپنی ہر اک خطا پہ پشیماں ہے طفیلؔ اس کا یہ اعترافِ خطا تیری حمد ہے

رسالہ ختم نبوّت انٹرنیشنل کا دسواں سال

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیئ علیما ط

یہ آیت کریمہ اس بات کے لیے نص قطعی ہے کہ سرکار دو عالم رحمۃ العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جس طرح ہر چیز کی ابتداء اور انتہا ہے اسی طرح نبوت و رسالت کی بھی ابتداء اور انتہا ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام بعثت کے لحاظ سے سب سے پہلے نبی ہیں اور ہمارے آقا و مولا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی اور آخری رسول ہیں آپؐ کے بعد جو شخص بھی کسی قسم کی نبوت کا دعوے کرے گا وہ نہ صرف کافر، مرتد، زندیق ہے بلکہ واجب القتل بھی ہے۔ اس مسئلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے اجماع چلا آرہا ہے۔ جب مسیلمہ کذاب نے دعوائے نبوت کیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے استیصال کے لیے لشکر بھیجا اور ان کا خاتمہ کر کے دم لیا۔ ان کے بعد بھی جن لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے ماسوائے چند کے سب کو قتل کر دیا گیا۔

بدقسمتی سے برصغیر میں جب انگریز حکمران ہوا تو اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے جہاں سرمایہ داروں، جاگیرداروں، پیروں اور دانشوروں کو خریدا وہاں اس نے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لیے فرقہ واریت کا زہر بھی گھولا۔ اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے اس اصول پر عمل کیا:

"لڑاؤ اور حکومت کرو"

اس نے اس کے ساتھ ساتھ ایک نئے مذہب کی بنیاد بھی رکھی جس کا بانی مرزا قادیانی تھا۔ جس نے متعدد دعوے کیے۔ ملہم، مجدد، محدث، مہدی، مسیح، نبی اور آخر میں خود محمد رسول اللہ بلکہ ان سے بڑھ کر ہونے کی بڑ ہانکی۔ اس دور میں آزادی کی جنگ جاری تھی۔ برصغیر کے مسلمان عوام اور علماء حق انگریز سے مصروف جہاد تھے۔ پہلے مرزا قادیانی نے کہا کہ میں غیر تشریعی (یعنی بغیر شریعت والا) نبی ہوں۔ پھر اس نے یہ کہہ کر کہ شریعت کیا ہے جس میں امر بھی ہو اور نہی بھی۔ چنانچہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی (صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور ساتھ ہی:۔

1. قرآن پاک میں نہ صرف معنوی تحریف کی بلکہ لفظی تحریف بھی کر ڈالی۔
2. ایک طرف یہ کہا کہ مہدی اور مسیح کی حدیثیں سب بے اصل ہیں لیکن پھر انہی بے اصل روایتوں کا سہارا لے کر اور من گھڑت تاویلیں کر کے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔
3. اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ ڈالا کہ میرے پاس مہدی اور مسیح اور نبی وغیرہ ہونے کے لیے بجز الہام (جو کہ خود ساختہ ہوتے تھے) کے کوئی ثبوت نہیں۔
4. پھر انگریز حکومت کو خوش کرنے کے لیے اعلان کیا کہ

؎ اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

جہاد جس کے بارے میں سرکار مدینہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الجہاد ماض الی یوم القیمۃ، یعنی جہاد قیامت تک جاری ہے۔ مرزا نے اسے حرام قرار دیا اور اس کی حرمت اور انگریز کی تعریف میں (بقول مرزا) اتنی کتابیں وغیرہ لکھیں کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

اگر ہم مرزا قادیانی کے دعاوی اور من گھڑت عقائد و خطرناک عزائم پر روشنی ڈالیں تو اس کے لیے ایک دفتر درکار ہوگا۔ جب مرزا قادیانی نے دعوے کرنے شروع کیے تو علماء حق اسے بھانپ گئے۔ کہ یہ شخص انتہائی خطرناک ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی اور اس

کے پیروکاروں پر کافر اور مرتد ہونے کا فتویٰ صادر کیا۔ اس کے بعد جب دوسرے اکابر علماء کرام کو اس کے دعاوی اور نظریات معلوم ہوئے تو انہوں نے بھی فتوے دیئے۔ نہ صرف فتوے دیئے بلکہ گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ جاکر فتنہ قادیانیت کا خوب تعاقب کیا۔ یہ علماء حق کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتنہ قادیانیت زیادہ نہ پھیل سکا۔ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا انگریز کی پالیسی تھی لڑاؤ اور حکومت کرو اسی نے اس اصول کے مطابق صحافت میں بھی قادیانیوں کو آزادی دی جس کے مقابلے میں مسلمانوں کی طرف سے متعدد ماہنامے رسائل وجرائد قادیانی عقائد و نظریات کے بخیے ادھیڑتے رہے۔

بے مثال قربانیوں اور بے مثال جدوجہد کے بعد برصغیر کے عوام آزادی کی نعمت سے مالامال ہوئے۔ اور انگریز کو یہاں سے اپنا بوریا بستر لپیٹنا پڑا جس کے نتیجہ میں دو ملک معرض وجود میں آئے ایک بھارت دوسرا پاکستان ———— بھارت میں قادیانیوں کی مردم شماری کی رپورٹ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کے دور سے لے کر مرزا محمود تک وہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی جو وہ چاہتے تھے۔

حالانکہ قادیانیوں کو انگریزوں کی مکمل سرپرستی حاصل تھی۔ جب پاکستان بن گیا تو مرزا محمود جو تقسیم کا مخالف اور اکھنڈ بھارت کا حامی تھا اور اس نے اپنی پیشگوئیاں بھی شائع کی تھیں، اس نے اپنے تمام پیروکاروں کو پاکستان آنے کی ہدایت کر دی اور بعد ازاں خود بھی برقعہ اوڑھ کر عورت کے روپ میں) یہاں پہنچ گیا۔ ہندوستان سے آنے والے مہاجروں کو رہائش اور اپنی جائیدادوں کا مسئلہ درپیش تھا۔ لیکن قادیانیوں نے جائیدادوں کے ساتھ ملازمتوں اور عہدوں کے حصول کی کوششیں شروع کر دیں۔

دوسری طرف پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کو بنا دیا گیا اس نے اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے وزارت خارجہ اور بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں دھڑا دھڑ قادیانیوں کو بھرتی کرنا شروع کر دیا۔ جس سے پاکستانی سفارت خانے قادیانی جماعت کے دفاتر میں تبدیل ہو گئے۔ جہاں تک فوج یا دوسرے سول محکموں کا تعلق ہے وہاں بھی اپنی وزارت کا دھونس جما کر ہزاروں قادیانیوں کو ملازم رکھوا لیا۔ اور اس طرح اس نے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ مارا۔ علاوہ ازیں ایک روزنامے کے ساتھ متعدد ماہناموں اور ہفت روزوں کے ڈیکلریشن دلوائے جن کا سلسلہ اب بھی جاری ہے جو قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا بے دریغ استعمال کرتے رہتے ہیں۔

چونکہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ تھا۔ اور دوسری اہم پوسٹیں بھی ان کے قبضہ میں تھیں۔ اسی لیے ظفر اللہ کے دور میں تو "ختم نبوت" کے نام سے کسی رسالے کا ڈیکلریشن ملنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا تاہم یہ سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا۔ حتیٰ کہ ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ختم نبوت کے نام سے اس رسالے کا ڈیکلریشن ملا جو اپنی زندگی کے نو سال پورے کر کے دسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ رسالہ نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی دنیا بھر کے تقریباً ہر ملک میں جاتا ہے۔ یہ واحد رسالہ ہے جس نے قادیانیت کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں یہ رسالہ پڑھ کر قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کے مرکز ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں کے موجودہ بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کے اشارے پر نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلباء پر حملہ کیا تھا جس کی خبر آناً فاناً پورے ملک میں پھیل گئی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس اہم ترین مسئلہ پر تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا مجلس کے مرکزی امیر محدث عصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ کی صدارت میں مرکزی مجلس عمل تشکیل دی گئی۔ اور یوں پورے ملک میں فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک زبردست تحریک چلی۔ اس تحریک میں ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے سینکڑوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ بالآخر، ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

اس تحریک کے بعد اندرون وبیرون ملک قادیانیت کے ارتدادی عقائد، عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کی روک تھام کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک رسالہ کی شدت کے ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ آج سے نو سال پہلے ختم نبوت انٹرنیشنل کا ڈیکلریشن ملا اور ۲۹ رمئی کو پہلا شمارہ شائع ہوا۔ کیونکہ اسی تاریخ کو ۱۹۷۴ء کی مقدس تحریک ختم نبوت نے جنم لیا تھا آج یہ انٹرنیشنل رسالہ ترقی کی راہ پر پوری تیزی سے رواں دواں ہے۔ اس رسالے کے اجراء و اشاعت میں جن دوستوں، بزرگوں نے حصہ لیا اور اسے دنیا بھر میں پھیلانے کیلئے تعاون کیا ہم ان حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور پوری امید کرتے ہیں کہ وہ تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ آخر میں ہم اپنا یہ عہد پھر دہراتے ہیں کہ اسلام کی سربلندی کے لیے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے استیصال و انسداد کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ فتنہ قادیانیت کے کذب و ارتداد کو نہ صرف ملک میں بلکہ بیرون ملک بھی ہرگز ہرگز نہیں چلنے دیا جائے گا۔ بقول مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اگر قادیانی چاند پر گئے تو ان کا وہاں بھی تعاقب کیا جائے گا۔

الحمد للہ کہ آج اس رسالہ کی بدولت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے اور یہ تعاقب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک فتنہ قادیانیت کا دنیا سے نام و نشان تک نہیں مٹ جاتا۔ آئیے! آپ بھی تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے اس سفر میں ہمارا ساتھ دیجئے اور اس رسالہ کو گھر گھر قریہ قریہ، بستی بستی، شہر شہر اور ملک ملک پہنچانے کے لیے ہم سے تعاون کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص نیت سے اس جہاد کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو حضرات اس رسالے کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں انہیں دینی و دنیوی کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

گذشتہ سال کی کارگذاری پر ایک اجمالی نظر

تحریر: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا انتہائی اہم اور بنیادی عقیدہ ہے اسی ستون ختم نبوت پر اسلامی معاشرہ کی عظیم الشان عمارت قائم و دائم ہے۔ رسولِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری اور حتمی شریعت ہے۔ آپؐ کے لائے ہوئے احکاماتؐ و فرمودات تاقیامت نسلِ انسانی کی ضروریات کے لیے کافی و وافی ہیں۔ آپؐ کی تعلیمات میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی موجودہ یا آئندہ زمانہ میں انسانوں کو ضرورت پیش آسکتی ہے۔ پوری امتِ مسلمہ چودہ سو سال سے اسی عقیدہ پر متفق و متحد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب اسلام میں کسی ایسے شخص کے تصور و خیال تک کی گنجائش نہیں جو شریعتِ محمدیؐ میں کوئی ترمیم یا تنسیخ یا کمی بیشی کر سکے۔ تاریخِ اسلام کا ایک ایک دن گواہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی ایسے خیالات و نظریات پیش کرنے والے کسی بھی جھوٹے مدعی نبوت کے وجود کو برداشت نہیں کیا اور ہمیشہ خون جگر دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور تاجِ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

بقول امام ابو حنیفہؒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جھوٹے نبوت کے دعویدار سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ گویا اب کسی قسم کا کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا تو صرف اعلانِ نبوت ہی اس شخص کے جھوٹے ہونے اور کذاب ہونے کے لیے کافی ہے اس سے دلیل اور ثبوت طلب کرنے کی کیا ضرورت اور حاجت۔

مرزا غلام قادیانی نے اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت کا آغاز انگریزوں کے اشارہ پر کیا۔ برطانوی سامراج کے زیرِ سایہ قادیانیت پروان چڑھی۔ مرزا قادیانی کی اس شرارت سے ہندوستان پر قابض انگریزوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس سے حرمتِ جہاد اور اطاعت انگریز کا فتویٰ حاصل کیا۔ آزادیٔ ہند کی تحریک کو دبایا اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کیا یوں انگریزوں کی پشت پناہی سے مرزا غلام قادیانی اس اسلامی سزا سے بچ گیا جس کا وہ مستحق تھا۔ ایسا جرم اگر وہ کسی اسلامی حکومت میں کرتا تو اس کا وہی انجام ہوتا جو مسیلمہ کذاب کا میدانِ یمامہ میں ہوا تھا۔ جس طرح خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمیوں کی لاشوں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا تھا اسی مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی لاشیں بھی اسی طرح جلا کر راکھ کر دی جائیں۔ اسلام میں ہر جھوٹے مدعی نبوت اور منکرِ ختم نبوت کی یہی سزا ہے۔

پاکستان کے حکمرانوں کی قادیانیت نوازی

مرزا غلام قادیانی نے جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ انگریز سرکار کے اشارے پر نبوت کا شوشہ کھڑا کیا۔ انگریز سرکار کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اپنے قادیانی مذہب کی بنیاد مسلمانوں سے نفرت، بیزاری۔ اور حقارت پر رکھی۔ اپنی جھوٹی نبوت کے انکار پر روئے زمین کے کروڑوں مسلمانوں کو غلیظ گالیاں دیں۔ انہیں کافر، کنجریوں کے بچے اور جنگلی سور قرار دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب سے پہلا اجلاس غالباً ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جس سے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ اور دیگر حضرات نے ملک کی مروجہ سیاست سے علیحدگی اختیار کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈالی۔ یہ اجلاس ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ [?] مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۵۴ء [?] کو ہوا اس میں جن حضرات گرامی نے شرکت کی ان کے نام کا عکس ریکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لیے دوسری جگہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ادارہ

مرزا غلام قادیانی اور اس کے گروہ نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں دونوں سے غداری کی۔ ان کی عزت و وقار کو ملیامیٹ کیا۔ ان کے مفادات کو ناقابل تلافی نقصانات پہنچائے۔ قادیانی گروہ نے انگریزوں کی اس حد تک خوشامد و کاسہ لیسی کی کہ گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کو عین عبادت قرار دیا۔ پوری نصف صدی تحریک آزادی وطن ہندوستان کی بھرپور مخالفت کی۔

جون ۱۹۴۷ء کو انگریز وائسرائے نے تقسیم ہند اور ہندوستان، پاکستان کے قیام کا اعلان کیا تو قادیانی گروہ نے انگریز سرکار سے وفاداری اور ملت اسلامیہ سے غداری کے عوض پاکستان سے الگ علاقہ قادیان کو ایک مستقل آزاد سٹیٹ کی صورت میں حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی اس منصوبہ اور سازش میں نامراد ہو کر ہندوؤں سے گٹھ جوڑ کر کے تحصیل پٹھان کوٹ، جالندھر، نواں شہر، بٹالہ، گورداسپور، فیروزپور، تحصیل قصور کا کچھ حصہ اس لیے ہندوستان میں شامل کروا یا تاکہ قادیان میں رہے۔ قادیانی گروہ کی اس حرکت سے کشمیر کا ۸۵ ہزار مربع میل کا وسیع علاقہ پاکستان سے کٹ گیا اور پاکستان دریائی پانی کے تمام تر وسائل سے محروم ہو گیا جس کے باعث مسلمانان پاکستان کو شدید ترین نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اور قادیانیوں کے لگائے ہوئے زخموں سے آج تک خون لہو بہہ رہا ہے۔

ہندوستان سے انگریزوں کے منحوس سائے کے ہٹنے اور انگریز سامراج کے یہاں سے کوچ کر جانے کے بعد پاکستان میں قائم ہونے والی اسلامی حکومت کو سب سے پہلے قادیانی ٹولے کے مسلم کش کردار کا جائزہ لینا چاہیے تھا۔ انگریزوں کے ٹوڈی ہندوؤں کے ہمنوا، اسلام کے باغی، مسلمانوں کے غدار، ننگ انسانیت، نمک حرام، خودغرض مطلب پرست۔ دھوکے باز قادیانی گروہ کا سر کچل دینا چاہیے تھا۔

لیکن صد افسوس! پاکستان کے اولین حکمرانوں نے چن چن کر اعلیٰ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کیا انہیں اقتصادی منصوبوں کا انچارج بنایا۔ داخلہ امور کے ساتھ وزارت خارجہ کا عہدہ ظفراللہ قادیانی کو سونپ دیا گیا۔ اس طرح قادیانی گروہ پاکستان کے سیاہ و سفید کا مالک بن گیا۔ محب وطن، محب اسلام عوام نے احتجاج کی صدا بلند کی تو ہمارے پاکستان کے حکمرانوں نے ظلم کی انتہا کر دی۔ بے رحمی کی یہ داستان جتنی دردناک ہے اتنی شرمناک بھی۔ بارہ، پندرہ ہزار ختم نبوت کے پروانوں کو شہید کر دیا گیا۔ آخر کس جرم میں ؟ ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

بیرون پاکستان جماعتی کارکردگی

قادیانیوں کی زیادہ سرگرمیاں بیرون پاکستان بڑھ جانے کے باعث اکابرین عالمی مجلس نے بیرون پاکستان مسلمانوں کو اس شیطانی فتنہ سے چوکنا کرنے کے لیے بہت سے پروگرام مرتب کئے انگریزی لٹریچر کی اشاعت ختم نبوت سنٹر لندن کا قیام۔ ختم نبوت کانفرنس لندن۔ ختم نبوت کانفرنس امریکہ جمہوریہ مالی کا دورہ۔ جن کی تفصیل آپ آئندہ کالموں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

انگریزی لٹریچر

- فیصلہ وفاقی شرعی عدالت
- عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام
- مرزا طاہر کے مباہلہ کا جواب

فہرست انگریزی رسائل

محدث عصر مولانا سید محمد انور شاہ قدس سرہ کا ارشاد گرامی

بہ روایت علامہ شمس الحق افغانیؒ

حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہاولپور میں درس قرآن کے درمیان مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔ جب یہ ارشاد مولانا غلام محمد مبلغ ختم نبوت نے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کی تو انہوں نے فوراً مولانا غلام محمد کو روانہ کیا کہ یہ روایت لکھوا کر لائیں۔ چنانچہ حضرت علامہ صاحب نے یہ روایت اپنے قلم سے لکھ کر دی۔ جو ذیل میں درج ہے۔ اس سے ختم نبوت کے کام کی اہمیت کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔

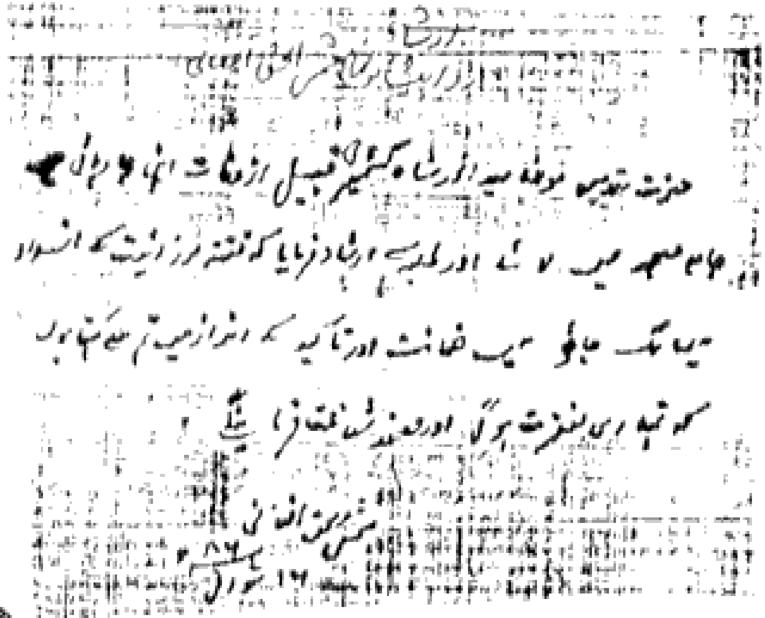
حضرت ... سید انور شاہ کشمیری قبل از وفات ...
جامع مسجد ... ارشاد فرمایا کہ فتنہ مرزائیت کے استیصال ...
... اور تائید ... حضرت ...
... اور ...
شمس الحق افغانی

- قادیانی مروٹ
- عقیدہ ختم نبوت
- مرزا قادیانی بقلم خود
- توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- مرزائیت اور علامہ اقبال
- مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت
- فیصلہ آپ کریں۔

مذکورہ کتابچے اور رسائل انگریزی زبان میں شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ انگریزی بولنے والے ممالک برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی وغیرہ میں مقیم مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کے گمراہ کن خیالات و نظریات اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاسکے اور ان کے دین و ایمان کو قادیانیت سے بچایا جاسکے

لندن میں ختم نبوت سنٹر کی خریداری

برطانیہ میں: شعبہ تعلیم القرآن، جامع مسجد ختم نبوت۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ....

۴ اگست ۱۹۸۵ء کو برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس ویمبلے ہال لندن میں منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی اسلام کے جید علماء کرام۔ مشائخ عظام نے شرکت کی اس موقع پر امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور نائب امیر عالمی مجلس حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کے مشورہ اور حکم سے لندن میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خریداری کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کی ذمہ داری مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب کے سپرد کی گئی۔ انہوں نے بڑی تلاش و جستجو کے بعد بمشورہ مولانا محمد یوسف صاحب متالا لندن میں ایک چرچ ۱۲۵۰۰۰ ہزار پونڈ میں خریدا۔ جو تکمیل کے مراحل سے گزر کر اس سال مکمل طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام رجسٹری ہو گیا ہے۔ اس دوران ختم نبوت سنٹر لندن کے اکثر و بیشتر اخراجات مرکزی دفتر ملتان سے ادا ہوتے رہے

میثاقِ رُکنیت

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

ہم حلفاً اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اغراض و مقاصد (نصب العین) اور طریق کار کے ساتھ پوری طرح متفق ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ مجلس کے دستور کے پابند اور جماعتی نظم و نسق کے فرمانبردار رہیں گے اور اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے مطابق گزارنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ ـــــ خدا اس عہد و اقرار پر ثابت قدم رکھے، آمین

۱۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ولد مولانا حافظ سید ضیاء الدین شاہ بخاری مرحوم ملتان

۲۔ محمد علی جالندھری ولد حاجی محمد ابراہیم صادق آباد بہاولپور

۳۔ لال حسین اختر ولد حسین بخش سرگودھا

۴۔ عبدالرحمٰن میانوی ولد فضل الدین میانی ضلع سرگودھا

۵۔ شیخ احمد ولد میاں کرم الدین بوریوالا ضلع ملتان

۶۔ سعید احمد ولد گل محمد ضلع مظفرگڑھ

۷۔ محمد شریف ولد خدا بخش بہاولپور

۸۔ تاج محمود ولد محمد حبیب لائلپور

۹۔ محمد رمضان ولد عطا محمد میانوالی

۱۰۔ محمد یوسف مجاہد الحسینی ولد محمد ابراہیم مظفرگڑھ

۱۱۔ نذیر حسین ولد مولانا نور محمد پیر جاگل بابا ہگول (سندھ)

۱۲۔ علاؤالدین ولد مولوی احمد دین ڈیرہ اسمٰعیل خان

۱۳۔ حافظ محمد شریف ولد نور محمد شکس نیریالہ

۱۴۔ ملک عبدالغفور انوری ولد ملک اللہ برخوردار ملتان

۱۵۔ غلام قادر ولد محمد امیر گکھیانہ شیخوپورہ

۱۶۔ حافظ محمد شریف صاحب ملتان

۱۷۔ ماسٹر اختر حسین فاروق کیپٹن(؟) ملتان

پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۴۱۰ھ کو ویمبلے ہال لندن میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے وفود کی صورت میں فدایانِ ختم نبوت نے شرکت کی۔ نشست اول کی صدارت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے کی۔ جبکہ نشست دوم کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ اس سال حضرت مولانا سمیع الحق نے شرکت کی۔ اور خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سیکرٹری اطلاعات و نشریات عالمی مجلس نے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ ٹھنڈے دل کے ساتھ مرزا قادیانی کے دعاوی کا جائزہ لیں جو واقعات و حقائق کی کسوٹی پر غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ اب مرزائیوں کو چاہیئے کہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیں۔ اور دامن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑ جائیں۔ کانفرنس میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب حال وزیر اعظم میاں نواز شریف کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں اکابرین عالمی مجلس تحفظ کی جدوجہد کو سراہا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ پنجاب حکومت قادیانیوں کی آئندہ اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے قادیانیوں کو جشن صد سالہ منانے کی اجازت نہیں دی۔

امریکہ کے شہر شکاگو میں پہلی ختم نبوت کانفرنس

ستمبر ۱۹۸۸ء کو ختم نبوت کے دو رکنی وفد مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے امریکہ کے کئی اہم شہروں نیویارک، بالٹی مور، شکاگو، ڈیٹرائٹ، واشنگٹن، سان فرانسسکو وغیرہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس دورہ میں تمام دینی مراکز اور مساجد میں تقریریں ہوئیں۔ جس میں کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس دورہ کے بڑے مفید اثرات مرتب ہوئے۔ قادیانی فتنہ کے بارہ میں مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوئی۔ علماء کرام ختم نبوت کے کام کے سلسلہ میں آگے بڑھے۔ ۳۔ ۴۔ دسمبر ۱۹۸۸ء کو شکاگو میں جماعت ختم نبوت کے قیام کے سلسلہ میں میٹنگ ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا قاری عبداللہ سلیم صاحب کو امیر اور جناب عبدالحئی صاحب کو جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو منتخب کیا گیا۔ اسی اجلاس میں یہ طے ہوا کہ آئندہ سال ۷۔۸ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ مطابق ۷۔۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ اتوار شکاگو میں ختم نبوت اور حجیت حدیث کے موضوع پر کانفرنس منعقد کی جائے۔

چنانچہ حسب پروگرام مذکورہ تاریخوں میں کانفرنس ہال ہوٹل ہالیڈے شکاگو میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر قیادت مولانا عبدالرحمٰن باوا۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ پہلے روز اردو۔ عربی۔ انگریزی میں خطابات ہوئے اور مقالے پڑھے گئے۔ دوسرے روز مقررین کے ۳ پینل بنائے گئے۔ ہر پینل کے لیے ایک ایک ہال کمرہ مخصوص کیا گیا۔ جہاں ختم نبوت اور حجیت حدیث روزمرہ زندگی میں سنت کا اجراء۔ امریکہ میں مسلمانوں کا کردار کے عنوانات پر مجالس مذاکرہ اور مجلس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔

وفد ختم نبوت کا دورہ جمہوریہ مالی

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۱۔۱۲۔۱۳ اگست ۱۹۸۹ء بمقام ٹلفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کرتے ہوئے مغربی افریقہ کے ایک اسلامی ملک جمہوریہ مالی کے ۲۵ ہزار مسلمانوں نے قادیانیت قبول کر لی ہے۔ اس صورتحال کا جائزہ لینے اور صحیح حالات معلوم کرنے کے لیے مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کو جمہوریہ مالی کے دارالحکومت بماکو بھیجا گیا۔ پتہ چلا کہ افریقی ممالک میں قادیانی / عیسائی مشنریوں کے طرز عمل پر سکول ہسپتال وغیرہ جیسے رفاہی کاموں کی آڑ میں مرزائیت پھیلا رہے ہیں۔ اور افریقی مسلمانوں میں اپنے کو دین محمدی دین احمدی کا پیرو کار ظاہر کرکے دھوکہ دیتے ہیں۔ وفد ختم نبوت نے جمہوریہ مالی کے وزیر داخلہ عیسیٰ انگو نیبائی سے ملاقات کی، انہیں قادیانیوں کے غلط عقائد اور نظریات سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ ان کے ذریعہ مالی کے شیخ عمر کانتے جنہیں قادیانی ورغلا کر اپنے سالانہ جلسہ میں برطانیہ لائے تھے۔ بتایا گیا شیخ عمر کانتے کے عقیدت مندوں کا کئی لاکھ کا حلقہ ہے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ اور یہ شخص جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ تو انہوں نے اظہار افسوس کیا۔ پھر ایک جلسہ عام میں شیخ عمر کانتے نے اعلان کیا کہ ہم پکے مسلمان ہیں۔ دین اسلام آخری دین ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپ پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی قادیانی شیطان اور دھوکہ باز ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ وفد ختم نبوت نے ۱۵ روزہ مالی کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ یہ مبارک سفر ماہ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ اور فروری ۱۹۹۰ء میں کیا۔

لندن میں امیر مرکزیہ کی پریس کانفرنس

امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رشدی کی "شیطانی کتاب" کی اشاعت پر سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔ دوسری طرف قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا طاہر اور شیطان رشدی

کو گورنمنٹ برطانیہ کا پناہ دینا اور تحفظ فراہم کرنا صد درجہ افسوسناک ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ برطانوی قانون میں شاہی خاندان کو پورا پورا تحفظ حاصل ہے۔ ان کی توہین تو جرم ہے لیکن نبی اور رسول کی توہین انگریز سرکار کے ہاں جرم نہیں۔ جبکہ عیسائی مذہب میں کسی نبی کی توہین کرنے والے کی سزا قتل ہے معافی نہیں۔ آخر میں آپ نے امت مسلمہ کے اس عہد کو دہرایا کہ مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر کے اپنے نبی کی عزت و ناموس کی حفاظت کریں گے۔

سانحاتِ ارتحال

اس سال حلقہ ہائے ختم نبوت کی بہت سی علمی روحانی شخصیات اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف تشریف لے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہی علمی اور روحانی شخصیات کی توجہات باطنیہ اور عملی تعاون سے قافلۂ ختم نبوت سارقین و منکرین ختم نبوت کا تعاقب کرتا رہا ہے۔ بعض صالحانِ امت علماء طریقت مجاہدین ختم نبوت کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا عزیر گل صاحب۔ ۲: حضرت محمد شریف کشمیری۔ ۳۔ حضرت مولانا حافظ غلام حبیب صاحب، ۴: حضرت مولانا محمد رمضان علوی صاحب، ۵: حضرت مولانا حق نواز صاحب ۶: حضرت مولانا محمد ظہور الحق صاحب، ۷: حضرت مولانا عبد القیوم صاحب، ۸: حضرت مولانا غلام محمد صاحب، ۹: محترم قاری نذیر احمد صاحب، ۱۰: محترم صوفی محمد علی صاحب، ۱۱: محترم بابو تاج محمد صاحب ۱۲: محترم حاجی عبد الحق صاحب، ۱۳: حضرت مولانا تاج الدین بسمل، ۱۴: حضرت مولانا ہارون صاحب

حضرت مولانا مفتی محمود الرحمٰن صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالم دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ سوا رب ذوالجلال کی ذات کے۔ اس اصول نے نہ پہلے کسی کو چھوڑا ہے اور نہ چھوڑے گا اس اصول سے کسی کو مفر ہے۔

ہم اپنے تمام بزرگوں استادوں اور ساتھیوں کے لیے بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا گو ہیں اللہ کریم سب کو اپنی رحمتوں سے نوازیں اور جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ہم خدام کو اخلاص کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

اظہارِ تشکر

قادیانیت اسلامی تاریخ کا بدترین فتنہ تھا۔ امت مسلمہ نے بڑے کٹھن اور مشکل ترین حالات کا مقابلہ کیا۔ علماء صلحاء اور ہزاروں ختم نبوت کے مجاہدوں نے قید و بند کی مشقتیں جھیلیں اور تکلیفیں برداشت کیں۔ کئی ہزار ختم نبوت کے شیدائیوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ہم جیسے کمزور و ناتوان انسانوں سے اپنے آخری دین اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خدمت لے رہے ہیں۔

آخر میں ہم شہدائے ختم نبوت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے ناموس ختم نبوت کی حفاظت کی۔ اور ان جاں نثارانِ ختم نبوت کو مبارکباد دیتے ہیں جو قادیانیت کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

اللہ کریم اس جدوجہد کو قبول فرمائیں اور ہم خدام ختم نبوت کو اپنے رسول مقبول ﷺ کی خوشنودی نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

خادم ختم نبوت

احقر عزیز الرحمٰن۔

مفت مشورہ برائے خدمتِ خلق — پچکے ہوئے گال، تپلا کمزور جسم

● جسمانی وزن، قد کاٹھ، طاقت، خون و بھوک بڑھانے کے لئے ● جسم کو مضبوط سمارٹ خوبصورت و طاقتور بنانے کے لیے ● تمام مردانہ، زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● روزانہ کئی سیر دودھ، گھی، گوشت، فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کیلئے چالیس سال کی تجربہ شدہ مجرب ترین دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔ نوٹ:۔ خط بالکل مختصر و صاف لکھیں پتہ صرف اردو میں لکھیں۔

حکیم بشیر احمد بشیر
رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان
پوسٹ کوڈ 38900
فون دواخانہ 354840 فون رہائش 354795

دوکان جیسے سونے کی کان

جس کا نام
عزیز جیولرز

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سینٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

اسلام کا نظامِ عفت

رانا خالد علی
جھنگ

دین اسلام شرافت، اخلاق اور عصمت نظر کو سعادت انسانیت کی بنیاد قرار دیتا ہے اور اسلام ایسی شخصیت کا مطالبہ کرتا ہے جس کی آنکھوں میں حیا کی معصومیت دل میں ایمان کی حلاوت، ہاتھوں میں عفت و عصمت کے آبگینوں کی محافظت اور افکار و اعمال میں خدا کے خوف کی جھلک نظر آتی ہو۔ زیر نظر موضوع اپنے اندر ایک بیکراں وسعت سمیٹے ہوئے ہے۔ "نظام عفت" کے تحت سیرت سازی کی اہمیت، بدکرداری اور بے راہ روی کا انجام، معاشی خرابیاں، زن و مرد کا دائرہ کار، نسل نو کی بے راہ روی، پردے کی اہمیت، فحش کی حرمت، اسلام کے اخلاقی کردار اور اسلامی معاشرے کے بنیادی اوصاف پر سیر حاصل گفتگو کی جا سکتی ہے۔ پاکدامنی، پاکبازی کا مفہوم یہ ہے کہ نفس میں ایسی حالت کا پیدا ہو جانا جس کے ذریعہ قوت غلبہ شہوت سے محفوظ رہے۔ عفت ان ساری خوبیوں کی جان ہے جن کا لگاؤ عزت و آبرو سے ہے۔ قرآن کریم میں عفت و عصمت کے لیے اصطلاح "حفظ فروج" یعنی شرمگاہ کی حفاظت ہے۔ حفظ کے معنی حفاظت و پاسبانی کے ہیں سورۂ مومنون میں مسلمانوں کے جو امتیازی اوصاف بیان کئے گئے ہیں ان میں اس اخلاقی وصف کا خاص طور پر ذکر ہے۔ اسلام نام ہے ایسے دین کا، جو طہارت و پاکیزگی کا نمونہ پیش کرتا ہے جو نہ صرف قلوب سے شرک کی آلائشوں کو پاک کرتا ہے جو برے اور گندے خیالات و تصورات کا قلع قمع کرتا ہے جو معاشرے سے غلط عادات و اطوار کی بیخ کنی کرتا ہے جو پوری دنیا سے شر و فساد اور ظلم کا خاتمہ چاہتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ تو جکڑبندیوں کا نام ہے نہ ہی ناقابل برداشت ذمہ داری کا جو نفس کے لیے بار گراں بن جائیں، نہ تو وہ ایسی بندشوں اور پابندیوں کا نام ہے جو عروج و اقبال کا راستہ روکیں۔ اسلام نظافت و پاکیزگی اور صلاح و تقویٰ کا نام ہے۔

عورت اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند ہو کر تیرہ سو سال تک نعمتوں کے گہوارے میں پلتی رہی۔ اس کی آنکھیں صلاح و پاکیزگی و طہارت اور عفت و عصمت سے جلا پاتی رہیں۔ مسلمان عورت ایک زمانے تک اصلاح و صلاح کا ذریعہ نئی نسلوں کی مربیہ بنتی رہی اگر غیر اسلامی معاشرے میں بسنے والی عورتوں کا تقابلی جائزہ لیں تو دین و دنیا میں مسلمان عورتوں کی فضیلت و برتری عیاں و بیاں نظر آئے گی۔ صنف نازک اپنی ان اوصاف و خصوصیات کے زیور سے آراستہ رہی، یہاں تک کہ مشرق و مغرب میں شیطان کے بگل بجنے لگے اور اس کے پیروؤں نے مسلمان عورت کو فریب کاریوں میں مبتلا کرنے کی ٹھان لی ابتدا سے اس کے اسلامی قلعہ سے نکال کر سر بازار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، اسے شمع محفل بنا کر بھیڑیے نما انسانوں کے لیے تر نوالہ بنا دیا۔ اس مقصد کے لیے کتابیں تالیف ہوئیں اور مختلف ادارے قائم ہوئے۔ ان کا صرف ایک آوازہ تھا کہ "پردے کی بندش کو ختم کر دو، عورت کو اس کی چار دیواری پر لا کر کھڑا کر دو، پھر اسے آزاد چھوڑ دو۔ اس کی مرضی میں جو آئے کرے" خواہشات کے ان غلاموں کی مرضی پوری ہوتی گئی۔ انہوں نے دھیرے دھیرے ان عورتوں کو مکر و فریب کے خوبصورت جال میں پھانس لیا اور پھر عورت مردوں کے دوش بدوش چلی اور خلوت و جلوت ہر کام پر اختلاط کی گرم بازاری ہوئی۔ کرامت و شرافت کی تمنائیں تار تار ہوئیں پھر نہ پوچھیے کہ اسلامی معاشرہ کن تاریکیوں کا گہوارہ بنا۔ اسے کن کن آفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ فسق و فجور کا کیسا دور دورہ ہوا، خاندانوں اور گھروں میں کہاں کہاں خرابیاں گھر کر گئیں اور اخلاقی قدریں انحراف کی کس ڈگر پر چل پڑیں۔

آج کے مسلمان بچوں کا تعلیمی نصاب "آکسفورڈ پریس" سے چھپ کر آتا ہے۔ مسلمان بچیوں کے سر کے بالوں کا طول پیرس کے فیشن خانوں میں طے ہوتا ہے۔ انجلز ڈائز ڈے کارٹے ماتیوس، اقوام متحدہ، حقوق نسواں کمیٹی کار ڈن لباس اور بالوں کی نت نئی تراش خراش، جاز، چاچاچا، ڈک بیروئن، عورت شمع محفل اور بازاروں کی تتلی۔ ان تمام خرافات نے اسلامی نظام عفت کو پامال کرنے کی کوشش کی ہے۔

اسلام نے بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ، بے حجابی اور مخلوط سوسائٹی کی تمام راہیں مسدود کر دیں۔ اسلام نے سب سے پہلے فحش کی جنس کو ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ فحش، حیا و عفت کی ضد ہے۔ اسلام تو شوکیوں کے تحفظ، قوم لوط کی غلیظ ناپاکی اور یورپین اقوام کی غلط کاریوں کی قدح و مذمت کرتا ہے۔ اسلام افکار و اعمال کی پاکیزگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

"اور اللہ کو تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۴۳۵۰۸۰

ہے اور وہ لوگ جو کہ شہوت پرست ہیں
وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں
پڑ جاؤ۔"

اسلام کسی عزت و آبرو اور عفت و اخلاق پر حرف لانے والے کو ملعون قرار دیتا ہے۔

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی
کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو، ان کے لیے
دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔"

(سورہ نور: ۲)

اسلام نے اپنے قانون 'شرم و حیاء' کو اپنے ماننے والوں میں نفاذ ضروری سمجھا ہے۔ شریعت میں 'حیا' اس صفت کا نام ہے جو انسانوں کو ان تمام چیزوں کے چھوڑنے پر ابھارے جو شریعت میں قبیح ہیں۔ شرم و حیا گویا انسان کی زندگی کے لیے ضروری حیثیت رکھتی ہے۔ افعال میں ہو، اخلاق میں ہو یا اقوال میں، جس میں حیا کا جذبہ نہ ہو اس کے لیے ہر آن گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کی مختلف پیرایہ میں تاکید فرمائی ہے۔ اسلام غض بصر پر زور دیتا ہے۔ بدنظری کو فواحش کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ سورہ نور میں حکم ہے۔ "ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کو بچائے رکھیں۔ اس میں انکے لیے پاکیزگی ہے" اسلام نے اظہار زینت، بے پردگی، چبا کر بات کرنے سے سختی سے روکا ہے۔ اسلام نے ان تمام راہوں پر آہنی دیوار کھینچ دی ہے جن سے فتنہ کے داخلے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے تاکہ اس کی عظمت کا موتی اور اس کا حسن معاشرے کی سفاک نگاہوں سے بچا رہے، اور معاشرہ بدکاری اور حرامکاری کا خاتمہ ہو۔ عورت کو چادر چار دیواری کی عزت قرار دے کر اس کی عفت و عصمت کے دامن کو داغدار ہونے سے بچا لیا ہے۔ اسلام نے برہنگی و عریانیت کی سختی سے مخالفت کی ہے۔ اسلام نے ان راستوں پر بھی پہرہ بٹھا دیا ہے جو غیر محسوس طور پر عفت کے لیے خطرناک ہیں۔

احکام معاشرت کے سلسلے میں اسلام کا پہلا کام یہ ہے کہ اس نے برہنگی کا استیصال کیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ستر کی حدود مقرر کی ہیں اور نسل انسانی کو تہذیب اول کا سبق سکھا کر بتایا ہے کہ اے بنی آدم، اللہ نے تم پر لباس اس لیے اتارا ہے کہ تمہارے جسموں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہو۔" (الاعراف: ۲۶)

جو آرائش ہر بری نیت سے پاک ہو، وہ اسلام کی آرائش ہے اور جس میں ذرہ برابر بھی بری نیت ہو جاہلیت کی آرائش ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ
جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو۔"

(احزاب: ۳۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص کسی

باقی صفحہ ۲۶ پر

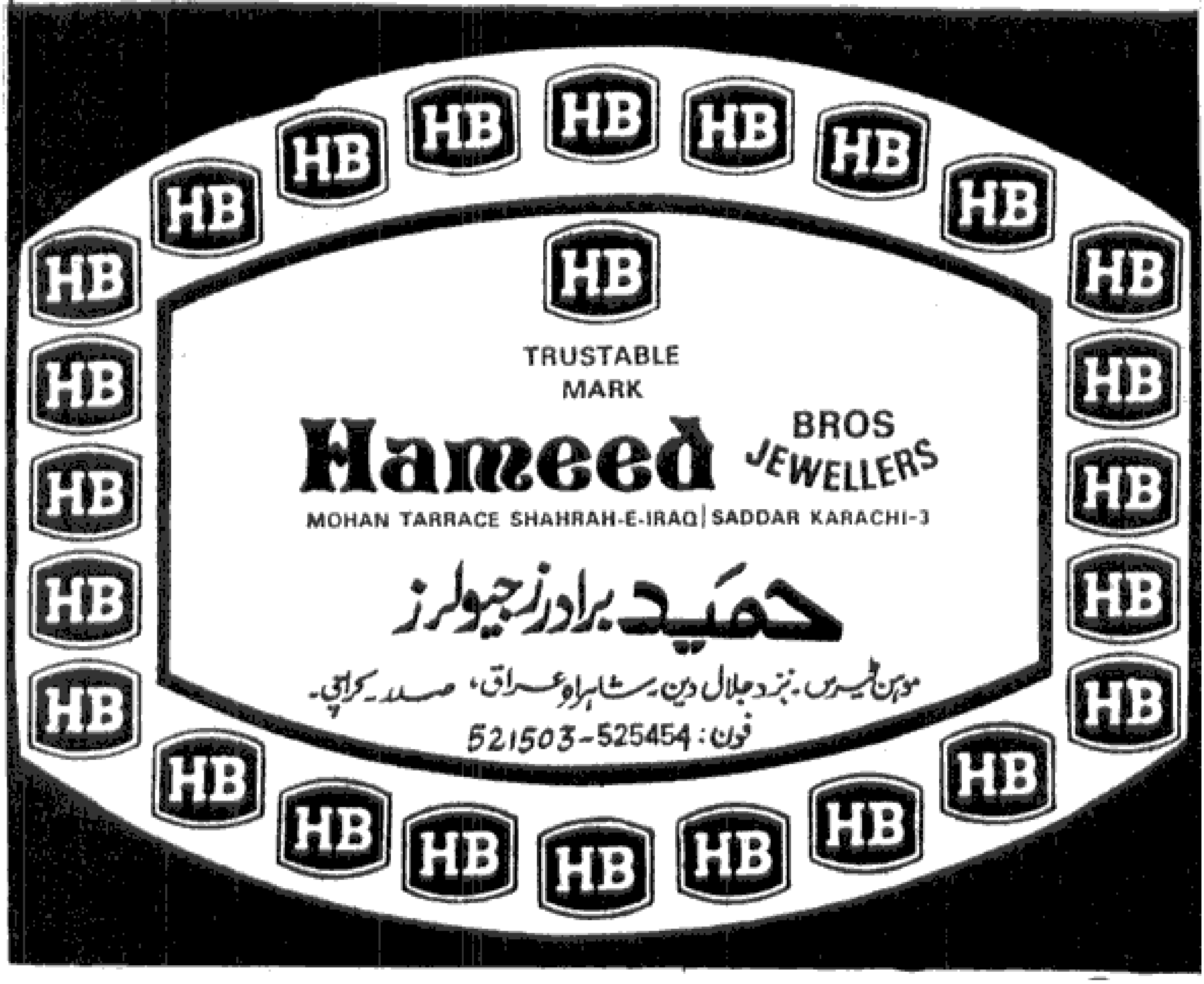

آپ کے مسائل

احرام کی حالت میں نامحرموں سے پردہ ضروری ہے

محمد انور۔ کراچی

حج کے سفر میں ہم آدمیوں کا گروپ ہوتا ہے جس میں محرم اور نامحرم سب ہوتے ہیں۔ اس میں با پردہ عورتیں بھی پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پردہ کرو تو وہ کہتی ہیں کہ مجبوری کے وقت اجازت ہے اور کہتی ہیں کہ مکۃ المکرمہ میں سفر حج میں پردہ ضروری نہیں ہے اسی کی بناء پر باریک کپڑا پہن کر حرم میں نماز اور طواف کے لئے آتی ہیں اور زبردست آدمیوں کے ہجوم میں بھی طواف سینہ تان کر کرتی ہیں اور اسی طرح بوسہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔

کیا ایسی مجبوری کی صورت میں شریعت نے اجازت دی ہے اور پھر ایسی حالت میں نماز و طواف اور حجر اسود کا بوسہ لینا کیا حیثیت رکھتا ہے اور ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کا حج ناقص ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج۔ احرام کی حالت میں عورت کو حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرے کو نہ لگے، لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہو نامحرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب احرام نہ ہو تو چہرہ ڈھکنا لازم ہے۔ یہ غلط ہے کہ مکہ مکرمہ میں یا سفر حج میں پردہ ضروری نہیں۔ عورت کا باریک کپڑا پہن کر (جس میں سر کے بال جھلکتے ہوں) نماز اور طواف کے لئے آنا حرام ہے۔ اور ایسے کپڑے میں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ طواف میں عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں، اور حجر اسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں۔ ورنہ گنہگار ہوں گی، اور "نیکی برباد گناہ لازم" کا مضمون صادق آئے گا۔ عورت کو چاہئے کہ حج کے دوران بھی نمازیں اپنے گھر پر پڑھیں ان کو گھر پر نماز پڑھنے کا پورا ثواب ملے گا، ان کا گھر پر نماز پڑھنا حرم شریف میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ اور طواف کے لئے رات کو جانا چاہئے اس وقت رش نسبتاً کم ہوتا ہے۔

س۔ میں نے ایک کتاب میں بھی پڑھا ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر نہیں کر سکتے اور یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر شفاعت کی درخواست ممنوع ہے۔ بتلائیں کہ کیا یہ ٹھیک ہے اور روضہ مبارک پہ دعا مانگنا کیسا ہے۔ اور اس کا طریقہ کیا ہے، کس طرف منہ کر کے مانگیں گے آیا کعبہ کی جانب اور روضہ مبارک کی جانب اور مسجد نبوی میں کثرت درود افضل ہے یا تلاوت قرآن۔

ج۔ یہ تو آپ نے غلط سنا یا غلط سمجھا ہے کہ مسجد نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوات والتسلیمات) کی نیت سے سفر نہیں کر سکتے۔ اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ مسجد شریف کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے، البتہ بعض لوگ اس کے قائل ہیں کہ روضہ مقدسہ کی زیارت کی نیت سے سفر جائز نہیں، لیکن جمہور اکابر امت کے نزدیک روضہ شریف کی زیارت کی بھی خود نیت کرنی چاہئے۔ اور روضۂ اطہر پہ حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست ممنوع نہیں۔ فقہائے امت نے زیارت روضۂ نبوی کے آداب بھی تحریر فرمائے ہیں کہ بارگاہ عالی میں سلام پیش کرنے کے بعد شفاعت کی درخواست کرے۔ جزری "حصن حصین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی، صلوٰۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے۔ مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے، اور تلاوت قرآن کریم کی تعداد بھی بڑھا دینی چاہئے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی

س۔ میں نے اپنے امام صاحب سے سنا ہے کہ مسجد نبوی میں ۴۰ نمازوں کا ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ ضروری ہے، کیا اس کے بارے میں کوئی حدیث ہے جس میں ضروری یا فضیلت کا ہونا بتلایا گیا ہو۔

ج۔ ایک حدیث میں مسجد نبوی شریف میں ۴۰ نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت آئی ہے اس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری مسجد میں ۴۰ نمازیں اس طرح ادا کیں کہ اس کی کوئی بھی نماز (با جماعت) فوت نہ ہوا اس کے لئے دوزخ سے اور عذاب سے براءت لکھی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہوگا۔ امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ "اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔"

(مجمع الزوائد ص ۸ ج ۴)

س۔ ۱۰ ذوالحجہ کو اکثر دیکھا گیا۔ لوگ زوال سے پہلے رمی کر کے نکل جاتے ہیں تاکہ بعد میں رش نہ ہو جائے اس لئے قبل از وقت رمی کر کے نکل جاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ عمل درست ہے اور اگر درست نہیں تو جس نے کر لیا اس پر کیا تاوان آئے گا، آیا اس کا حج ٹھیک ہوا یا فاسد؟

ج۔ صرف دس ذوالحجہ کی رمی زوال سے پہلے ہے۔ ۱۱، ۱۲ کی رمی زوال کے بعد ہی ہو سکتی ہے، اگر زوال سے پہلے کر لی تو وہ رمی ادا نہیں ہوئی اس صورت میں دم واجب ہوگا۔ البتہ تیرھویں تاریخ کی رمی زوال سے پہلے کر کے جانا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔

حج بدل کرنیوالوں کے لئے ہدایات

عبدالمجید۔ جدہ

۱۔ حج بدل کرنیوالا اگر قربانی کرتا ہے تو ایک کرے

یا دو یعنی آمر اور مامور دونوں کی طرف سے۔

۲۔ ہم لوگ نفل حج کرتے ہیں یا حج بدل۔ تو قربانی کریں یا نہ کریں اگر کریں تو کس طرح۔

۳۔ جو لوگ پاکستان یا دیگر ملکوں سے آکر حج بدل کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں پھر احرام کھول کر دوبارہ حج تمتع کرتے ہیں۔

۴۔ حکومت کی پابندی کے باوجود جو لوگ جدہ وغیرہ سے حج کرنے جاتے ہیں اور حج بھی نفلی کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا رائے ہے کریں یا نہ کریں؟

ج ۱۔ حج بدل کرنے والے کو حج مفرد کا احرام باندھنا چاہئے اور حج مفرد میں حج کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی۔ اس لئے آمر کی طرف سے قربانی کی ضرورت نہیں اور مامور اگر مقیم اور صاحب استطاعت ہو تو اپنی طرف سے قربانی کرے اور مسافر اور غیر مستطیع پر قربانی نہیں۔

۲۔ اس کا مسئلہ بھی وہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

۳۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا، حج بدل کرنے والوں کو حج مفرد کا احرام باندھنا چاہئے۔ اگر وہ تمتع کریں تو تمتع کی قربانی خود ان کے مال سے لازم ہے۔ آمر کے مال سے نہیں۔ الا یہ کہ آمر نے اس کی اجازت دیدی ہو تو اس کے مال سے قربانی کر سکتے ہیں۔

۴۔ حکومت کے قانون کی خلاف ورزی پر ایک تو عزت کا خطرہ ہے کہ اگر پکڑے گئے تو بے عزتی ہوگی۔ دوسرے بعض اوقات احکام شرعیہ کی خلاف ورزی بھی لازم آتی ہے مثلاً بعض اوقات میقات سے بغیر احرام کے جانا پڑتا ہے جس سے دم لازم آتا ہے۔ اگر قانونی گرفت اور احکام شرعیہ کی مخالفت کا خطرہ نہ ہو تب تو مضائقہ نہیں ورنہ نفلی حج کے لئے وبال سر لینا ٹھیک نہیں۔

س۔ عرفات میں ظہر و عصر کو اکٹھے یعنی جمع کر کے ایک وقت میں نماز پڑھتے ہیں اس کے لئے کیا شرائط ہیں کیونکہ میں نے اس مرتبہ عرفہ کی مسجد میں نماز پڑھی تو جائے مسجد کے مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہماری شرائط کے مطابق نہیں ہے آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اگر کوئی ان شرائط کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے نماز پڑھ لے تو اس کے لئے کیا تاوان ہے اور یہ بھی بتلائیں کہ اس حکم میں قصداً اور سہواً کرنے والے دونوں برابر ہیں یا دونوں کے لئے کوئی الگ الگ حکم ہے؟ ساتھ یہ بھی واضح فرمائیں کہ اگر مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتا کیا وہ خیمہ میں بھی دونوں نمازوں کو جمع کرے گا یا الگ الگ پڑھے گا؟

ج۔ مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قصر صرف امام مسافر کر سکتا ہے اگر امام مقیم ہو تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی، سنا یہ تھا کہ مسجد نمرہ کا امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے اس لئے حنفی ان کے ساتھ جمع نہیں کرتے تھے، لیکن اگر یہ تحقیق ہو جائے کہ امام مسافر ہوتا ہے تو حنفیہ کے لئے امام کی ان نمازوں میں شریک ہونا لازم ہے ورنہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کریں۔

س۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھتے ہیں اس کے لئے بھی کیا شرائط ہیں اور ان دونوں کو جمع کرنے کے لئے کن چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور کیا مرد اور عورت دونوں پر ضروری ہے کوئی مستثنیٰ نہیں اور جو اس کو قصداً ترک کرے یا سہواً تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ۱۔ مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا جمع کرنا سب حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کو مغرب کے وقت میں پڑھنا ان کے لئے جائز نہیں۔ اس میں مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

س ۱۔ مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء کو جمع کریں گے آیا اس کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے یا الگ الگ بھی پڑھ سکتے ہیں؟ آیا ان دونوں نمازوں کو دو اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں گے یا ایک اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں گے۔ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ مغرب و عشاء کے درمیان مغرب کی سنتیں یا نوافل بھی پڑھیں گے یا فقط فرض نماز پڑھ کر فوراً عشاء کی نماز پڑھیں گے۔ واضح رہے کہ ہمارا تعلق فقہ حنفی سے ہے۔

ج۔ مزدلفہ میں مغرب و عشاء دونوں جماعت کے ساتھ پڑھ جائیں۔ اگر چند رفقاء ہوں تو دونوں نمازوں کی جماعت کرالیں اور اگر کسی کو جماعت نہ مل سکے تو خیر اکیلا پڑھ لے۔ فقہ حنفی کے مطابق دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سنتیں بعد میں پڑھیں اور اگر مغرب پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھ لیں تو عشاء کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔

بدن کی وضع والے کپڑے احرام میں منع ہیں

س۔ اگر کسی شخص کا عمرے کا ارادہ ہو لیکن اس کو جدہ میں بھی کام ہو۔ مثلاً رشتہ داروں سے ملنا، یا اور کوئی کاروباری کام، تو کیا یہ شخص بغیر احرام کے جدہ جا سکتا ہے جب کہ پہلے جدہ کا اور اس کے بعد عمرے کا ارادہ ہو۔

ج ۱۔ اگر وہ کراچی سے جدہ تک کا سفر عزیزوں سے ملنے کے لئے کر رہا ہے اور کراچی سے اس کی نیت عمرہ کے سفر کی نہیں تو اس کو میقات سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔ جدہ پہنچ کر عمرہ کا ارادہ ہو جائے تو جدہ سے احرام باندھ لے۔ لیکن اگر کراچی سے ہی وہ عمرہ ہی کے لئے سفر کر رہا ہے تو اس کو میقات سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔

س ۱۔ اگر مکہ مکرمہ میں سردی ہو اور کوئی آدمی عمرے کے لئے جائے تو وہ احرام کی دو چادروں کے علاوہ کوئی گرم کپڑا مثلاً سوئیٹر وغیرہ یا گرم چادر استعمال کر سکتا ہے؟

ج ۱۔ گرم چادر تو استعمال کر سکتا ہے مگر سر نہیں ڈھک سکتا اور جو کپڑے بدن کی وضع پر بنائے جاتے ہیں جیسے سوئیٹر اور جرابیں، ان کا استعمال کرنا جائز نہیں۔

س ۱۔ کوئی شخص اگر ایام حج میں داخل ہو جائے یعنی رمضان المبارک میں عمرے کے لئے جائے اور شوال کا مہینہ شروع ہو جائے تو کیا اس شخص پر حج لازم ہو گا اگر اس شخص نے پہلے حج کیا ہوا ہو تو کیا حکم ہے اور اگر حج نہ کیا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

باقی ص ۲۵ پر

غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں

احادیثِ نبوی ﷺ، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کی حکایات کی روشنی میں

تلخیص و انتخاب :۔ حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب فرنگی محل لکھنوی ؒنے "غیبت کیا ہے" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں غیبت چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں انتہائی موثر پیرائے میں بیان فرمائی ہیں۔ اور اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کی حکایات اور واقعات سے سمجھایا ہے۔ یوں تو بہت سی حکایات ہیں لیکن ان میں سے کچھ حکایات و واقعات کا خلاصہ اور انتخاب پیش کیا جاتا ہے جس سے ان حکایات سے عبرت حاصل کر کے کسی کی غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔ آمین۔

● ایک روز ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے مکان پر دعوت میں گئے۔ جب دسترخوان پر بیٹھے لوگوں نے ایک شخص کا نام لے کر کہا کہ فلاں شخص نہیں آئے۔ ایک نے کہا کہ وہ تو بھاری ہے اس سبب سے آنے میں دیر ہوئی۔ جب ابراہیمؒ نے یہ غیبت سنی تو اٹھ کر چلے گئے اور اپنے نفس سے کہنے لگے کہ تیری وجہ سے یہ غیبت سننی پڑی کیونکہ اگر تجھے بھوک نہ ہوتی تو دعوت میں جانے اور غیبت سننے کی نوبت نہ آتی۔ اس کے بعد تین روز تک کھانا نہیں کھایا اور نفس کو خوب ستایا۔

● ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے انصار کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ راہ میں لوگوں نے ایک بدبودار مرا ہوا کتا دیکھا۔ انھیں اس کی بدبو ناگوار گزری۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کتے کے دانتوں کی سفیدی کتنی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے اندھیرے میں صبح نمودار ہوتی ہے۔ اس کلام سے آپ نے اس طرف اشارہ کیا کہ تم لوگوں پر تعجب ہے کہ کتے کے عیب کو دیکھتے ہو اور اس کی خوبی سے کنارہ کشی کرتے ہو۔

● حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک چار آنکھ والے کتے کو دیکھا، چار آنکھ ہونے کی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے اسکو بدصورت سمجھا اور اس کو بنظر حقارت دیکھا۔ حکم خداوندی سے وہ کتا بول پڑا، اے نوحؑ! کیا تم مجھ کو ذلیل سمجھتے ہو، مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بنا دیا ہے ورنہ اگر میرے اختیار میں اپنا بننا ہوتا تو میں کتا ہی کیوں ہوتا۔ اس کا کلام سن کر حضرت نوح علیہ السلام کو خوف آیا اور انھوں نے نہایت گریہ وزاری کی اور نوحہ کیا اس وقت سے ان کا نام نوح ہو گیا۔

غیبت عادات

عرب میں دستور تھا کہ ایک عرب دو آدمیوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک سفر میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک شخص مسکین خادم تھا ہمیشہ ان کی خدمت کیا کرتا تھا ایک منزل میں دونوں سو گئے ان کے سونے کے بعد وہ شخص بھی سو گیا اور شیخین رضی اللہ عنہمؓ کے واسطے کچھ کھانا تیار نہیں کیا۔ جب شیخینؓ بیدار ہوئے۔ کہنے لگے یہ شخص بہت سوتا ہے۔ پھر شیخینؓ نے اس کو جگا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اس شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ سلام کہتے ہیں اور کچھ کھانا مانگتے ہیں۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا وہ دونوں کھا چکے اور سیر ہو چکے۔ جب یہ خبر شیخینؓ کو پہنچی تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج کیا کھایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے آج اس خادم کا گوشت کھایا اور میں تمہارے دانتوں میں گوشت کی سرخی دیکھتا ہوں۔ جب شیخینؓ نے یہ امر سنا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری تقصیر کو معاف کیجئے اور جناب باری تعالیٰ سے مغفرت طلب کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف اللہ تعالیٰ کی مغفرت مفید نہیں ہے تمہیں چاہیے کہ اس خادم کو خوش کرو اور اس سے کہو کہ وہ تمہارا قصور باری تعالیٰ سے معاف کرا لے۔

● ایک مرتبہ بعض صحابہؓ نے ایک شخص کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ عجب انسان ہے کہ اگر کوئی اس کو کھانا دیتا ہے کھا لیتا ہے اور اگر کوئی سوار کر دیتا ہے سوار ہو لیتا ہے، لیکن خود کوئی کام کر کے کھا نہیں سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عیب بیان کرنا غیبت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ غیبت میں یہی کافی ہے کہ کسی شخص کا عیب واقعی بیان کرے۔

● ایک سفر میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت طلب کیا۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ کیا تم نے مسلمان بھائی کا گوشت سیر ہو کر نہیں کھایا۔ شیخین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہم نے اس شخص کو کچھ نہیں کہا علاوہ اس کے وہ شخص ضعیف ہے ہماری خدمت نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھی نہ کہو اور کسی کا ادنیٰ وصف بد بھی بیان نہ کرو۔

● ایک عالی صفت درویش نے ایک لڑکی سے مزاح کیا، لوگوں کو جب اس کی خبر پہنچی تو اس درویش پر طعن کرنے لگے۔ جب اس درویش کو لوگوں کے طعن کی خبر پہنچی تو کہا تعجب ہے کہ لوگوں کے نزدیک مزاح کرنا حرام ہے اور غیبت کرنا حلال

• ایک شخص نے کسی کی غیبت کی اور کہا میں اس شخص سے خدا کے واسطے بغض رکھتا ہوں، جب اس کو اس کی غیبت کی خبر پہنچی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص نے میری شکایت کی اور مجھ سے بغض رکھنے کی خبر دی ہے آپ اس کو بلایئے اور میرا انصاف کیجئے۔ حضور رحمۃ للعالمین نے غیبت کرنے والے کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو کیوں اس شخص سے بغض رکھتا ہے، اس نے بیان کرنا شروع کیا کہ میں اس شخص کا ہمسایہ ہوں، وہ شخص سوائے پنجوقتہ نماز کے اور کوئی نماز نہیں پڑھتا ہے اور سوائے رمضان کے، نفل روزے نہیں رکھتا ہے اور سوائے زکوٰۃ فرض کے کبھی صدقہ نہیں دیتا ہے اسی سبب سے میں اس شخص سے بغض رکھتا ہوں۔

جب اس شخص نے یہ کلام سنا کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس شخص سے پوچھیے کہ کیا میں فرض کاموں میں کچھ نقصان کرتا ہوں؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غیبت کرنے والے سے پوچھا، اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص فرائض میں کچھ کوتاہی نہیں کرتا ہے اور فرائض کو حسب الحکم ادا کرتا ہے لیکن چونکہ نوافل نہیں ادا کرتا ہے اس سبب سے میرا دل اس سے خفا ہوتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا تو بغض رکھنے والے سے کہا جا شاید کہ وہ شخص تجھ سے عاقبت میں بہتر ہو لہٰذا اس کی غیبت کرنا اور اس سے بغض رکھنا تیرے لئے نامناسب ہے۔

• ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور دوسرے شخص نے اس کی غیبت کی اور زبان سے اسکی شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے شخص! تو خلال کر اس نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج گوشت نہیں کھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ابھی ایک مسلم کا گوشت کھایا۔

• ایک روز ابن سیرینؒ نے ابراھیم نخعیؒ کا ذکر کیا حاضرین سمجھ گئے ابن سیرینؒ نے لوگوں کو سمجھانے کے واسطے ایک ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ ذکر اس ابراھیم کا ہے جو کانا ہے لیکن زبان سے اس کو کانا نہیں کہا۔

غیبت کان

میمون بن سیاہ اپنا حال نقل کرتے ہیں کہ ایک روز میں سو رہا تھا، خواب میں میرے سامنے ایک سیاہ زنگی لایا گیا جو کہ مردہ تھا اور کسی نے مجھ سے کہا اے میمون! تم اس کی میت کو کھاؤ میں نے کہا میں کیوں کھاؤں، اس شخص نے کہا اس لئے کہ تم نے فلاں کے غلام کی غیبت کی میں نے کہا واللہ! میں نے اس کی غیبت نہیں اور اس کی کوئی صفت بھی میں نے ذکر نہیں کی اس شخص نے کہا اگرچہ تو نے غیبت نہیں کی لیکن تو نے سنی اور یہ سننا غیبت کرنے کی مانند ہے۔

جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے وہاں عجیب معاملات دیکھے، آپ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ ان کے منہ آگ کی قینچی سے کترے جاتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے پوچھا یا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زنا کے واسطے زینت کرتے تھے، پھر میں نے دیکھا کہ ایک جماعت سے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں اور وہاں سے بدبو دار ہوا نکل رہی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے کہا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو دنیا میں زنا کے واسطے زینت کرتی تھیں، پھر میرا گذر ایک جماعت

باقی آئندہ

پشاور کے ایک مرزائی جوڑے کا قبول اسلام اور تجدید نکاح

کی تقریب

پشاور، جماعت زندیقیہ مرزائیہ سرحد کے خازن شجاع الدین نے اپنی بیٹی طیبہ بشریٰ کے ذریعہ ایک مسلمان نوجوان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر اسے مرتد بنایا اور اس طرح اپنی بیٹی کا نکاح اس نو مرتد علی ساجد صدیقی سے کرا کر اپنے جھگوڑے پیشوا مرزا سے ایک خط کے ذریعہ علی ساجد صدیقی کو مبارکباد کا پیغام دے کر اسے کفریہ عقائد پر مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ مرزا طاہر کے اس خط مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کی فوٹو کاپی اور رسم نکاح کے فوٹو مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں محفوظ ہیں۔ جب اس جوڑے کی رخصتی مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو ہوئی تو رخصتی سے قبل اس جوڑے نے اسلام قبول کر کے گواہوں کی موجودگی میں مرزا غلام کذاب قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کے کفر کا اعلان کیا اور رخصتی کے فوراً بعد نکاح کی تجدید کرتے ہوئے تحریراً کہا۔

منکہ علی ساجد صدیقی ولد علی اوسط صدیقی سکنہ پیران غائب بابا پشاور و مسماۃ طیبہ بشریٰ بنت شجاع الدین سکنہ مذکورہ بالا مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو تجدید نکاح بدیں وجہ کرتے ہیں کہ قبل ازیں ہم مرزائی قادیانی تھے اور ہمارا نکاح ایک مرزائی قادیانی نے پڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کو اپنے فضل سے نوازا، اور ۵ مارچ ۱۹۹۱ء کو ہم مرزائیت سے تائب ہو کر ایک تحریری حلف نامہ کے ذریعہ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آج چونکہ رخصتی ہوئی ہے۔ سابقہ نکاح کفر کی حالت میں ایک کافر نے پڑھایا تھا جو باطل ہو چکا ہے۔ لہٰذا شریعت اسلامیہ کے مطابق آج ہمارا نکاح ثانی مولانا فضل حق صاحب خطیب جامع مسجد جنت نگری پشاور نے گواہوں کی موجودگی میں پڑھایا۔ اللہ ہمیں اسلام پر قائم و دائم رکھے اور مرزائیت قادیانیت کی لعنت سے محفوظ فرما دیں۔ آمین ثم آمین۔ ۷/۳/۱۹۹۱ء

دستخط بحروف انگریزی علی ساجد صدیقی ! دستخط بحروف اردو و انگریزی طیبہ بشریٰ بنت شجاع الدین

دستخط گواہان: (۱) محمد سلیم ولد شجاع الدین برادر طیبہ بشریٰ (۲) عبد الرزاق ولد عبد الغفار پشاور (۳) مولانا نور الحق نور پشاور (۴) محمد ارشد ولد محمد رفیق کراچی (۵) الحاج مولانا فضل حق خطیب پشاور

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ پشاور کی کوشش سے یہ جوڑا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اطہر و اقدس سے وابستہ ہوا۔

مجلس کی سعی ہماری نجات کا ذریعہ ہو۔!

قسط نمبر ۲

لٹوکا کے چند مرزائیوں کو بدبو اور جھوٹ کی کھجلی

افادات مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب :۔ محمد حنیف سیکرٹری مناظرہ کمیٹی فجی مسلم لیگ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت فجی کے مسلمانوں کی دعوت پر ۱۹۶۸ء میں تشریف لے گئے وہاں مرزائیوں نے حضرت مولانا کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس کا سائیکلوسٹائل کرکے ایک پمفلٹ کی صورت میں جواب دیا گیا ریکارڈ پر لانے کے لئے ہم اسے ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

”علاوہ ان کے جن پیشگوئیوں کو مخالف کے سامنے دعویٰ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طور کی روشنی اور ہدایت اپنے اندر رکھتی ہیں اور ملہم لوگ حضرت احدیت میں خاص طور پر توجہ کرکے ان کا زیادہ تر انکشاف کرا لیتے ہیں“

(ازالہ اوہام طبع پنجم ص ۱۶۸)

مرزا صاحب آنجہانی کی تحریرات و ملفوظات پڑھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نجومیوں اور جوتشیوں کی طرح ان کی ہر تقریر و تحریر میں چالبازی اور دو رنگی ہوتی ہے ۔ بشیر اول کی موت کے بعد انہوں نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز رنگ کے کاغذ پر اشتہار دیا اور اس میں لکھا کہ الہام نے مجھے بتایا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی تھی (یہ صریح کذب بیانی ہے جھوٹ ہے افتراء ہے) اسی سبز اشتہار میں یہ بھی لکھا کہ مجھے الہام نے بتایا ہے کہ بشیر اول کی موت کے بعد اب بشیر ثانی جس کا نام محمود اور فضل عمر اور مصلح موعود پیدا ہوگا۔ بشیر اول کے بعد محمود احمد پیدا ہوا تو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اشتہار شائع کیا جس کا ضروری حصہ ہم نقل کر چکے ہیں اس میں لکھا کہ ــــ بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود نام رکھا گیا ہے کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے ــ

اشتہار دینے والے قادیانیو! بتاؤ اور دھرم و ایمان سے بتاؤ کہ جب آپ کے نبی کو الہام ہو چکا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد بشیر ثانی۔ فضل عمر اور مصلح موعود جنم لے گا۔ بشیر اول کی موت کے بعد محمود احمد پیدا ہوا تو اس کی پیدائش کے بعد یہ جھوٹ کیوں شائع کیا؟ ــــ مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ اگر حقیقت محمود احمد کی پیدائش تک یہ نہ کھلا تھا کہ یہ لڑکا مصلح موعود ہے یا نہیں تو ثابت ہوا کہ بشیر اول کی موت کے بعد الہامی صاحب کو الہام تو نہ ہوا تھا علی الشپ لکھ دیا کہ الہام ہوا ہے کہ اب مصلح موعود پیدا ہوگا چالاک جوتشیوں کی طرح دونوں باتیں شائع کر دیں کہ اگر یہ لڑکا یعنی محمود احمد اپنے بھائی بشیر احمد کی طرح بچپنے میں مر گیا تو اشتہار شائع کر دوں گا کہ میں نے تو پہلے ہی اشتہار میں لکھ دیا تھا مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے مصلح موعود ہونے کا امکان ہے۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ دنیا کا کوئی مرزائی محمود احمد کی پیدائش کے بعد اپنے نبی کی کوئی تقریر یا تحریر پیش نہیں کر سکتے کہ جس میں اس نے محمود احمد کو (مصلح موعود) قرار دیا ہو۔

(۴) قادیانیوں کے نبی نے محمود احمد۔ بشیر احمد شریف احمد کی موجودگی میں ۱۸۹۷ء میں اپنا الہام شائع کیا۔ انّا نبشرك بغلام حليم ـ مظهر الحق والعلا كانّ الله نزل من السماء اسمه عمانوائیل ـ یولد لك الولد ویدنی منك الفضل ـ انّ نوری قریب ـ

(انجام آتھم ص ۶۲ و تذکرہ ص ۲۰۰)

ان الہامات میں آئندہ پیدا ہونے والے بیٹے کا نام اور صفات وہی ہیں جو مصلح موعود کے لئے بیان کی تھیں یعنی حلیم مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء یعنی حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا۔ اس کا نام عمانوائیل ہے تجھے ایسا لڑکا دیا جائے گا خدا کا فضل تجھ سے نزدیک ہوگا میرا نور قریب ہے۔ عمانوائیل۔ فضل۔ نور وغیرہ سب مصلح موعود کے نام اور صفات بیان کئے تھے ان الہامات کے شائع ہونے کے بعد مرزا کے گھر مبارک احمد پیدا ہوا اور وہ چھوٹی عمر میں مر گیا۔ مرزا جی نے اس پر کچھ علامات منطبق کیں لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا محمود احمد مصلح موعود نہیں۔

(۲) قادیانیوں کے مسیح موعود نے لکھا ہے:۔

۱۸۹۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنے والا مبارک۔ اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اس کی نسبت تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں کے لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہ تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں“

(نزول المسیح ص ۱۹۶)

اس عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ مصلح موعود کی علامت (تین کو چار کرنے والا مبارک) مبارک احمد تھا لہٰذا وہی مصلح موعود تھا۔ محمود احمد مصلح موعود نہ تھا۔

(۵) مرزا محمود احمد صاحب نے خود (مصلح موعود) ہونے سے انکار کیا تھا ان کے الفاظ پڑھئے اور سر دھنئے:۔

”ہاں میں ابھی نہیں کہہ سکتا کہ میں مصلح موعود ہوں کیونکہ مجھے خدا نے اس کی خبر نہیں دی۔ اگر مجھے خبر دی گئی تو کسی سوال کی ضرورت نہ ہوگی میں خود اعلان کروں گا۔

(تقریر مرزا محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء)

اشتہار دینے والے مرزائی بتائیں اور اپنی جماعت کے جملہ مبلغین و مناظرین اور موجودہ خلیفہ صاحب سے دریافت کرکے بتائیں کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے محمود احمد

صاحب کو مصلح موعود قرار دیا تھا تو محمود احمد صاحب نے دھڑلے سے کیوں نہ کہہ دیا کہ مجھے میرے باپ نے مصلح موعود کہا ہے۔ کیا اسے اپنے باپ کے ارشادات پر یقین نہ تھا۔ اس لئے مصلح موعود کا دعویٰ کرنے کے لئے اپنے الہام کی ضرورت تھی۔

(۹) دنیا بھر کے تمام مرزائیوں اور ان کے خلیفہ صاحب کو ہمارا چیلنج ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش کے بعد اپنے ”مسیح موعود“ کا الہام پیش کیجئے کہ ــــ ”محمود احمد مصلح موعود ہے“ ــــ اگر ان کا کوئی ”الہام“ پیش نہ کر سکو تو اپنے نبی کا فتویٰ سنو!

”ہاں اگر اس پیش گوئی میں کوئی ایسا الہام میں نے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا کہ الہام نے اس کو (بشیر اول) ناقل، موعود لڑکا قرار دیا تھا تو کیوں وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جب کہ تم الہام پیش کرنے سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر۔“ (حجۃ اللہ ص ۲۰)

اشتہار دینے والے مرزائی بتائیں کہ ان کے نبی اپنے مخالفین کو ان کا ”الہام“ پیش نہ کرنے کی صورت میں جو لعنت بھیجنا چاہتے تھے آپ لوگوں پر وہ لعنت پڑے گی یا نہیں اگر آپ محمود احمد کی پیدائش کے بعد کا اپنے نبی کا الہام پیش نہ کر سکیں کہ محمود مصلح موعود ہے۔ دلیل سے بات کریں مرزا محمود احمد صاحب کے ”مصلح موعود“ نہ ہونے کے سلسلہ میں دلائل اور بھی ہیں مگر اس وقت انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

”مصلح موعود“ کی پیش گوئی کے سلسلہ میں قادیانیوں کے مسیح موعود نے بہت سی غلط بیانیاں کی ہیں بطور نمونہ چند تحریر کی جاتی ہیں:۔

پہلی غلط بیانی

قادیانیوں کے نبی نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ”مصلح موعود“ کی پیش گوئی شائع کی اس میں لکھا:۔

”ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

اس عبارت میں صاف الفاظ میں ایک لڑکا ملنے کا الہام بیان کیا ہے۔ وہ لڑکا بشیر احمد کو سمجھا گیا۔ بشیر احمد سولہ مہینے کی عمر میں مر گیا تو قادیانی الہامی نے اس کی موت کے بعد یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز کاغذ پر اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو لڑکوں کی پیش گوئی ہے۔ ہم مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ بشیر احمد کی وفات سے پہلے تمہارے نبی نے یہ اعلان کیوں نہ کیا کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دو لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیش گوئی ہے؟ بشیر احمد کو ہی اس اشتہار کی پیش گوئی کا مصداق سمجھتا رہا، وہ مر گیا تو جھوٹی پیش گوئی کی خفت مٹانے اور اس پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ ہانک دیا کہ اس اشتہار میں دو لڑکوں کی پیش گوئی ہے حالانکہ اسی اشتہار میں اپنا ”الہام“ لکھا ہے:۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔

دوسری غلط بیانی

مرزائیوں کے ”مسیح موعود“ نے ”مصلح موعود“ کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اپنا ”الہام“ شائع کیا تھا:۔

”وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ نہیں آئے“

قادیانی الہامی صاحب نے ”تین کو چار کرنے والا“ کی علامت کے متعلق گیارہ برس چپ سادھے رکھی۔ ۱۸۹۶ء میں جب اس کے زندہ بیٹوں کی تعداد تین ہو گئی (۱) محمود احمد (۲) بشیر احمد (۳) شریف احمد۔ تو ”ضمیمہ انجام آتھم“ صفحہ ۱۵ میں اور اس سے چھ سال بعد جب چار بیٹے ہو گئے تو ”نزول المسیح“ میں لکھ دیا۔

”۱۸۸۶ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنے والا مبارک اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اس کی نسبت تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں کے لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہ تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔“

(نزول المسیح ص ۱۹۶)

قادیانی مدعی مسیحیت نے چار بیٹے موجود ہونے کے بعد کس قدر عظیم جھوٹ لکھا کہ ۱۸۸۳ء اور ۱۸۸۶ء میں ”تین کو چار کرنے والا“ الہام کی تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا۔ حالانکہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں خود لکھ چکا ہے:۔

”وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ نہیں آئے“ اشتہار لکھنے والے مرزائی بتائیں کہ اتنا صریح جھوٹ لکھنا کسی شریف آدمی کا کام ہو سکتا ہے؟

تیسری غلط بیانی

مرزائیوں کے ”پنجابی نبی“ نے اپنے خاص مرید حکیم نورالدین صاحب کو خط تحریر کیا ”شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اس کا نام بشیر ہوگا اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ صاحب اولاد ہوگی۔“

(مکتوب مرزا غلام احمد بنام حکیم نورالدین ۹ جون ۱۸۸۶ء)

بقول قادیانی الہامی صاحب ”الہام“ نے انہیں بتایا تھا کہ ”مصلح موعود“ موجودہ بیوی نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے پیدا نہیں ہوگا بلکہ ایک نئی بیوی تمہیں عطا ہوگی ”مصلح موعود“ اس نئی بیوی سے پیدا ہوگا۔ یہ الہام لکھنے کے سولہ برس بعد اسی الہامی صاحب نے لکھا:۔

”۱۸۸۶ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنے والا مبارک۔ اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اس کی تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں کے ایک لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہ تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں“ (نزول المسیح ۱۹۶)

کس قدر عجیب اور شاندار الہامی جھوٹ ہے کہ قادیانیوں کے نبی کو ایک ”الہام“ میں بتایا گیا کہ ”مصلح موعود“ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے پیدا نہیں ہوگا بلکہ کسی نئی ملنے والی بیوی سے ہوگا لیکن دوسرے ”الہام“ اور اس کی تفہیم میں بتایا گیا کہ ”مصلح موعود“ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے پیدا ہوگا۔ مرزائی بتائیں کہ ان دونوں ”الہامات“ میں کونسا الہام سچا ہے اور کونسا الہام جھوٹا ہے؟

قادیانیو! خالی الذہن ہوکر موت اور قیامت کو مد نظر رکھ کر غور کرو کہ جس شخص کے "الہامات" میں قدر تضاد اور اختلاف ہو ایسا شخص اپنے دعویٰ الہام میں صادق اور راستباز ہو سکتا ہے؟ آپ کے نبی کے الہامی تضاد سے ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دروغگو را حافظہ نباشد۔ جیسا وقت اور حالات کا تقاضا ہوتا تھا وہ ویسا "الہام" گھڑ لیتے تھے۔

چوتھی غلط بیانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:-

"اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی اس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا اور اشتہار مذکورہ میں خدا تعالیٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا" (تریاق القلوب ص ۱۸۰)

کس قدر سفید جھوٹ ہے۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں قادیانی الہامی صاحب نے اپنا "الہام" شائع کیا تھا۔ "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا"

اس اشتہار میں ایک لڑکے کا ذکر ہے۔ نہ چار لڑکوں کا ذکر ہے نہ ہی چوتھے لڑکے کے نام مبارک کا ذکر ہے۔ اگر مرزائی کہیں کہ اس اشتہار میں لکھا ہے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" ان الفاظ سے ثابت ہوا کہ چار لڑکے ہونگے تو یہ ان کی دھوکہ دہی ہوگی کیونکہ اس اشتہار میں تو لکھا ہے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے"۔ جب "تین کو چار کرنے والا" کے معنی الہامی صاحب کی سمجھ میں ہی نہ آئے تو اس سے چار لڑکے کس طرح ہو سکتے تھے؟ جب اس اشتہار میں چار لڑکوں کا ذکر ہی نہیں تو چوتھے لڑکے کا نام مبارک کیسے ہو سکتا تھا؟۔ اس اشتہار میں صرف ایک لڑکے "مصلح موعود" کا ذکر ہے اور مبارک اس کی صفت بیان کی گئی ہے یہ کسی لڑکے کا علَم (PROPER NOUN) نہیں۔

پانچویں غلط بیانی

قادیانیوں کے نبی جی نے لکھا ہے:-

طب وصحت

گردے اور مثانے کی پتھری

از: ڈاکٹر عبد الناصر

گردے اور مثانہ میں پتھری کا پیدا ہو جانا آج کل ایک عام بات ہے۔ اور یہ مرض جتنا عام ہے اتنا ہی مہلک اور اذیت ناک بھی۔ اس میں گردوں اور مثانہ کے مقام پر نہایت شدید درد ہوتا ہے جس سے مریض تڑپ اٹھتا ہے۔ اگر پتھری اپنی جگہ سے حرکت کر کے پیشاب کی نالی میں آ کر اٹک جائے تو مریض کی بے چینی اور بھی بڑھ جاتی مریض کو پیشاب بڑی دقت سے آتا ہے اور بعض اوقات بند بھی ہو جاتا ہے اور اکثر خون بھی پیشاب کے ساتھ آنے لگتا ہے کبھی کبھی شدت درد کی وجہ سے مریض کو قے متلی ہو جاتی ہے پسینہ آتا ہے چہرہ زرد اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے اور بعض لوگوں کو قبض کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ بعض مرتبہ یہ پتھریاں بڑی بڑی اور سخت ہوتی ہیں ایسی حالت میں پیشاب بند ہو کر مریض کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے پتھری کی موجودگی سے اکثر گردوں اور مثانہ میں زخم ہو جاتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اگر اس کا فوری طور پر کوئی تدارک نہیں کیا جائے تو اس کا بہت برا انجام ہو سکتا ہے۔

پتھری کیوں پیدا ہوتی ہے

ایک انسان کے طبعی پیشاب میں مختلف قسم کے نمکیات وغیرہ محلول صورت میں پائے جاتے ہیں بعض حالات میں نمکیات تہ نشین ہونے لگتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے چپک جاتے ہیں۔ بالآخر سخت ہو کر پتھری بن جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گردہ یا مثانہ میں پہلے سے کوئی مرضی مادہ موجود ہوتا ہے جو ایک مرکز بنا لیتا ہے۔ پیشاب کے اجزاء اس مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے پر جمنے لگتے ہیں اور اس طرح پتھری بن جاتی ہے۔ طب یونانی کی رو سے، پتھری عام طور سے غذا میں موجود اجزا کی غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ غلیظ غذائی اجزاء گردوں اور مثانہ میں بہت دن تک پڑے رہتے ہیں، اور حرارت ان اجزاء میں سے نمی اور رطوبت کو چوس لیتی ہے جس سے باقی اجزاء خشک ہو کر پتھری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حالات پتھری کی پیدائش کے لئے بہت سازگار ہوتے ہیں۔

(۱) بعض پیشے اور موسم ایسے ہوتے ہیں جن میں پسینے کے ذریعہ جسم کا پانی بہت نکلتا رہتا ہے اور ایسے لوگوں کو پیشاب کم آتا ہے جس سے پیشاب کی مقدار کم اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں اس کے گاڑھے اجزاء تہ نشین ہونے

باقی صفحہ ۲۴ پر

جواھر مُہرہ خاص

قدرتی جڑی بوٹیوں، جواہرات اور خالص گلاب سے تیار کیا ہوا جواھر مُہرہ خاص دل کی دھڑکن، نقاہت ذہنی جسمانی و دماغی کمزوری اعصابی تھکن دور کر کے طبیعت میں نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے لو بلڈ پریشر اور امراض قلب کے لیے شفا بخش ہے مسلسل استعمال سے خون صالح پیدا ہوتا ہے اور چہرے پر رونق آتی ہے موسم میں کارآمد ہے مردوں اور عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے تین گرام اور بارہ گرام کی پیکنگ میں تیار ملتا ہے۔ قیمت فی گرام /۱۰ روپیہ

حکیم نذیر احمد شیخ

بی ۲۱۴ تیسری منزل حکیم سینٹر نزد صدر پوسٹ آفس صدر کراچی

نوٹ: بد مرض درد اور پتھری (مخصوص) نسخہ کی دوا صدقہ جاریہ کے طور پر فی سبیل اللہ تقسیم ہوتی ہے مطب جمعرات کی شام بند رہتا ہے بقیہ دن ۵ بجے سے ۸ بجے شام کھلتا ہے (بروز جمعہ بند)

معجون شفاء

مقوی مرکبات مفرحات اور قیمتی جڑی بوٹیوں کا مرکب جو معدے کو تقویت دے کر ہاضمہ کی اصلاح کرتا ہے قوت بلغم کے لیے خاص ایجاد ہے۔ سر کے بھاری پن کو ختم کر کے قوت حافظہ کی صلاحیت بڑھاتا ہے دماغی محنت اور مصروف لوگوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بلڈ پریشر کو معمول پر رکھتا ہے شوگر کے مریض بھی اس معجون کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ۱۲۵ گرام کی پیکنگ میں تیار ملتا ہے۔

قیمت فی پیکنگ -/۳۰ روپیہ

بد ہضمی گیس اور قبض ختم کرنے کیلئے مجرب علاج موجود ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی دورہ تربت کی مکمل رپورٹ

از: مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ ختم نبوت، کوئٹہ

بخدمت جناب وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان

جناب عالی!

آپ کے کہنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کی قیادت میں مورخہ ۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو کوئٹہ سے تربت روانہ ہوا۔ وفد نے تربت جاتے ہی سب سے پہلے خانۂ خدا جامع مسجد تربت میں حاضری دی اور مسجد کی بے حرمتی کا تفصیل سے معائنہ کیا۔ بعد ازاں وفد نے کمشنر مکران کو اپنی آمد کی جاکر اطلاع دی اور اس کے بعد تھانہ اور سینٹرل جیل میں گرفتار شدگان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد تربت انتظامیہ سے تربت کے حالات و واقعات پر مختلف اوقات میں تین نشستوں میں مذاکرات ہوئے۔ ان تمام حالات و واقعات کی مختصر اور محتاط تحریری رپورٹ جناب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

مورخہ ۸ اپریل ۱۹۹۱ء کو وفد نے حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کی قیادت میں جامع مسجد تربت کی بے حرمتی کا معائنہ کیا۔ جامع مسجد کی پریشان کن حالت کو دیکھ کر وفد کے تمام ارکان اشکبار ہوگئے۔ مسجد کی بے حرمتی کے بارے میں وفد نے جو مشاہدہ کیا وہ کچھ اس طرح ہے کہ مورخہ ۵ اپریل ۱۹۹۱ء بروز جمعہ کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد تربت میں ختم نبوت کانفرنس میں شریک علماء کرام اور قائدین نے اعلان کیا کہ ہم اپنے مطالبات کی منظوری کے سلسلے میں مسجد سے نکل کر تربت شہر کے چوک تک جلوس کی شکل میں پرامن مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں اور پرامن طریقے سے واپس مسجد میں آجائیں گے۔ مسجد سے اس اعلان کے ہوتے ہی انتظامیہ کی جانب سے پولیس لیویز۔ بی آر پی اور ویلج فورس کے جوانوں نے (جس میں حال ہی میں ذکریوں کی ایک خاصی تعداد کو بھرتی کیا گیا ہے) مسجد کے گیٹ بند کرکے پوزیشن سنبھال لی۔ علماء کرام نے بار بار انتظامیہ کو واضح الفاظ میں یہ یقین دہانی کرائی کہ ہم پرامن مظاہرہ کرکے واپس مسجد میں آجائیں گے لیکن انتظامیہ کے افراد نے مسلسل گھیراؤ کرکے مسلمانوں کو مسجد کے اندر بند کرکے اشتعال دلایا۔ اس کشمکش کے دوران اے سی تربت نصیب اللہ بازائی نے آگے بڑھ کر مسجد تربت کے خطیب مولانا محمد الیاس صاحب کے گریبان سے پکڑا اور دو جھٹکے دے کر سخت برا بھلا کہا جس پر مسجد میں موجود مسلمان سخت مشتعل ہوئے اور پولیس اور مسلمانوں میں تکرار شروع ہوا۔ اچانک پولیس نے بشمول دیگر فورسز کے مسجد کے اندر موجود مسلمانوں پر آنسو گیس استعمال کی اور فائرنگ کی۔ اس کے بعد پولیس کے افراد جوتوں سمیت مسجد میں گھس آئے اور ہوائی فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک ذمہ دار افسر کے بقول تین ہزار گولیاں چلائی گئیں اور بڑی مقدار میں مسجد کے اندر مسلمانوں پر آنسو گیس کے گولے پھینکے گئے۔ مسلمانوں نے مسجد کے اندر جاکر اندر سے مسجد کے دروازے بند کردیے تاکہ پولیس کی اس وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائی سے اپنا بچاؤ کرسکیں لیکن پولیس نے جوتوں سمیت مسجد میں گھس کر مسجد کا تقدس پامال کرتے ہوئے مسجد کے ایک دروازے پر زور آزمائی کرکے مسجد کا دروازہ توڑا اور مسجد کے اندر داخل ہوکر ذکر و تلاوت میں مشغول نہتے مسلمانوں پر ڈنڈے برسائے اور مسجد کے اندر ہی سے علماء کرام اور ختم نبوت کے کارکنوں کو گرفتار کیا اور شروع کردیں اور اپنی مطلوبہ تعداد کو گرفتار کرکے باقی مسلمانوں کو جبراً گرفتار کرکے باقی مسلمانوں کو جبراً مسجد سے نکال دیا۔ یہاں تک کہ بعض افراد نے جب یہ استدعا کی کہ ہمیں مسجد میں ذکر و تلاوت کی اجازت دی جائے تو پولیس کے افراد نے انہیں سختی سے یہ کہہ کر مسجد سے نکال دیا کہ اس میں آپ کو ذکر وغیرہ کی بھی اجازت نہیں ہے اور پولیس نے جبراً مسجد سے مسلمانوں کو نکال دیا۔ حتیٰ کہ کئی وقت تک اس مسجد میں اذان اور نماز باجماعت بھی نہ ہوسکی۔

وفد کے ارکان نے مسجد کا بغور معائنہ کیا تو متعدد مقامات پر مسجد کو خون سے رنگین پایا اور خون کی ایک لمبی پٹی کو ناپا گیا تو ۵۰ فٹ تک تھی اور مسجد کی متعدد دریوں کو خون سے رنگین پایا۔ اور مسجد کے ٹوٹے ہوئے دروازے کا وفد نے اپنی آنکھوں سے معائنہ کیا۔ انتظامیہ نے وفد کے تربت آنے سے قبل جس کی مرمت کرادی تھی اور جس کا کچھ ٹوٹا ہوا ملبہ اب بھی وفد کے پاس بطور ثبوت موجود ہے۔ اور مسجد کے ایک ٹوٹے ہوئے روشن دان کا بھی وفد نے معائنہ کیا اور مسجد کی دریاں وفد کے جانے تک بدستور بکھری پڑی تھیں اس کے ساتھ بے شمار جوتے مسجد کے اندر بکھرے پڑے تھے۔ جامع مسجد تربت کی یہ حالت زار انتظامیہ کے ظلم و ستم کی داستان ہر آنے والے کو از خود بتارہی تھی۔ مسجد کی یہ حالت دیکھ کر وفد کے ارکان پر لرزہ طاری ہوگیا کیونکہ یہ سب کچھ ایک ایسے ملک میں ہوا جس کو اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے اور جہاں ہمارے حکمران بار بار اسلام کے نفاذ کا اعلان فرماچکے ہیں۔

اس کے بعد یہ وفد مولانا رحمت اللہ صاحب کی قیادت میں کمشنر ہاؤس گیا اور کمشنر مکران کو مسجد کی بے حرمتی سے مطلع کیا اور یہ بات اس پر واضح کی کہ جب تک آپ ہمارے ساتھ چل کر مسجد کی ہونے والی بے حرمتی کا معائنہ نہیں کریں گے۔ ہم آپ کے ساتھ مذاکرات میں شریک

نہیں ہونگے۔ چنانچہ کمشنر صاحب نے خود آکر وفد کے قائد مولانا رحمت اللہ صاحب کے ساتھ مسجد کا معائنہ کیا اور اس بات کا وفد کے سامنے اقرار کیا کہ واقعی مسجد کی بہت بے حرمتی ہوئی ہے۔ ہم اس پر بہت شرمندہ ہیں اور پولیس میں بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جنہوں نے یہ کارروائی کر کے ہمیں بدنام کیا ہے اور ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جرم کو معاف فرمائے۔

وفد کے ارکان نے تھانہ میں جاکر گرفتار ہونیوالے افراد سے ملاقات کی۔ ان میں ایک زخمی مولوی عبدالواحد تھے جو موت وحیات کی کشمکش میں تھانہ کے اندر گرفتار ہونے والوں کے ساتھ تھے اور ان پر اتنا تشدد کیا گیا تھا کہ وہ غشی کی حالت میں تھے اور ان کا سارا جسم بے حس و بے حرکت تھا اور گرفتاری کے بدلے سی تربت نصیب اللہ بازائی نے پلاس سے اس کے ہاتھ کی ایک انگلی کا ناخن بھی کھینچ کر نکال دیا تھا اور پولیس کے افراد نے اس کے ہاتھ کی راڈو گھڑی اور مبلغ تیرہ ہزار روپے نقد مال غنیمت سمجھ کر ہضم کر لیے تھے۔ وفد نے کمشنر صاحب کی توجہ جب اس طرف دلائی تو اس مظلوم کو دوسرے دن ہی پولیس نے ہسپتال میں داخل کرایا اور آجکل وہ کوئٹہ میں زیر علاج ہے۔

کوئٹہ کے ڈاکٹروں نے خصوصی توجہ دے کر اس کی جان بچائی اور اب اس کی حالت بہتر ہے۔ وفد کے ارکان نے تربت کی سینٹرل جیل میں جاکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی حالت معلوم کی جن کی تعداد ۹۰ کے قریب تھی۔ ان میں ڈیڑھ درجن سے زائد افراد زخمی تھے۔ ان زخمیوں میں ایک شخص مولوی عبدالہادی تھا جس کے بازو میں پولیس فائرنگ سے دو گولیاں لگی تھیں جس کو ہسپتال میں علاج کی بجائے انتظامیہ نے جیل میں رکھا ہوا تھا۔ وفد نے جب کمشنر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو اسے رہا کیا گیا اور اس وقت یہ آدمی کراچی میں زیر علاج ہے۔ اس کے علاوہ پولیس کے لاٹھی چارج اور آنسو گیس سے ایک درجن سے زائد افراد زخمی ہوئے جن کو جیل میں رکھا ہوا تھا۔ جن کے سر اور جسم کے دوسرے حصے پر زخموں کے نشانات وفد نے خود ملاحظہ کیے۔

ان حالات و واقعات کا جائزہ لینے کے بعد وفد کے ارکان نے مولانا رحمت اللہ صاحب کی قیادت میں تربت کے کمشنر سمیت انتظامیہ کے افسران سے مذاکرات شروع کیے۔ مذاکرات کی کل تین نشستیں ہوئیں۔ وفد کے ارکان نے واضح الفاظ میں انتظامیہ پر اپنا موقف پیش کیا اور انہیں بتایا کہ مورخہ ۳۰۔۳۔۹۱ کو جامع مسجد تربت میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونے والے علماء اور قائدین مجلس کو تربت بدر کرنے سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا ہے۔

دوسرے نمبر پر آپ نے اپنے اہلکاروں کے ذریعہ مسجد کی بے حرمتی کرا کے مسجد کے اندر سے علماء کرام اور مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان پر تشدد کر کے فضا کو خراب کیا اور ان تمام واقعات و کارروائی پر پردہ ڈالتے ہوئے صوبائی حکومت کو غلط اطلاعات فراہم کر کے اصل حالات وحقائق سے بے خبر رکھا جس کے نتیجہ میں اہل اسلام میں جو اشتعال پیدا ہو چکا ہے جس سے صورت حال کے بگڑنے کا خطرہ ہے۔ اب حالات کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے ہماری سب سے پہلی تجویز یہ ہے کہ تمام گرفتار شدہ افراد کو آپ وزیر اعلیٰ کے حکم پر غیر مشروط طور پر رہا کر دیں تاکہ حالات کچھ نارمل ہوں اور اس کے بعد ہم آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کر کے افہام وتفہیم کے ذریعہ حالات کو پر امن کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور وفد نے یہ بات بھی کمشنر پر واضح کر دی کہ اس وقت سب سے زیادہ اہم مسئلہ جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوا ہے، وہ مسجد کی بے حرمتی کا مسئلہ ہے اور مسجد کی ہونے والی توہین اور بے حرمتی کا آپ خود جائزہ لے چکے ہیں۔ اس لیے جو افسران یا پولیس کے افراد اس واقعہ میں ملوث ہوئے ہیں، آپ کم از کم ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا وعدہ کریں تاکہ مسلمانوں کے جذبات کی لہر کچھ کم ہو سکے۔

ہمارے ان گذارشات کے جواب میں کمشنر تربت اور دیگر افسران کا لب ولہجہ مصالحت کی بجائے حالات مزید خراب کرنے کا عندیہ دے رہا تھا اور وہ حالات کو کنٹرول کرنے کے اسباب کی بجائے مسلمانوں کے خلاف مزید کارروائیاں کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے نزدیک مسجد کے تقدس سے کوہ مراد کا تقدس بڑھ کر ہے۔ وہ ہماری کسی گذارش اور تجویز کو ماننے کے موڈ میں نہ تھے بلکہ وہ ہر قیمت پر ذکریوں کے وکیل صفائی کا کردار ادا کر کے حالات کو مزید خراب کرنا اپنا فریضہ سمجھتے تھے۔ انھیں مسجد کی بے حرمتی، مسلمانوں کی گرفتاری اور ان پر ہونے والے تشدد کا کوئی احساس نہیں تھا۔ وفد نے جب یہ محسوس کیا کہ انہیں اہل اسلام کے جذبات کا کوئی احساس نہیں ہے اور نہ وہ گرفتار ہونے والے افراد کو رہا کرنا چاہتے ہیں چنانچہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۹۱ء کو دن کے بارہ بجے مذاکرات کی تیسری اور آخری نشست میں کمشنر صاحب نے واضح طور پر اس چیز کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آپکی تجاویز اور مطالبات کو ماننے سے قاصر ہوں اور میں سودے بازی کے موڈ میں نہیں ہوں۔ اس قسم کے الفاظ جذباتی انداز میں کہہ کر کہا۔ آپ کی مرضی ہے کہ آپ یہاں رہیں یا واپس چلے جائیں پھر گلہ نہ کریں۔

کمشنر صاحب کے ان غیر متوقع الفاظ کے جواب میں وفد نے انھیں کہا کہ جناب ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے بلکہ وزیر اعلیٰ کے کہنے پر آپ سے بات چیت کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ جب آپ ہماری تجاویز کو سودے بازی سے تعبیر کرتے ہیں اور ہماری مخلصانہ کوشش کی کوئی قدر کرنے کو تیار نہیں۔ آپ کا ذہن صرف کوہ مراد کے تحفظ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور مسجد کی بے حرمتی کا آپکو کوئی احساس نہیں۔ مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وتشدد کا آپکو کوئی احساس نہیں اور ہمارے گرفتار شدہ افراد کو آپ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تو پھر آپکی مرضی آپ جس طرح کریں، ہم واپس جا رہے ہیں۔

ہمارا وفد مورخہ ۱۹/۴/۱۰ کو واپس کوئٹہ آیا۔ آپ ان دنوں اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔ واپس کوئٹہ آتے ہوئے موسم کی خرابی کے باعث آپ کراچی چلے گئے اور پھر عید کی رخصت پر آپ اپنے آبائی گاؤں عید منانے چلے گئے۔ کوشش کے باوجود اس دوران آپ سے رابطہ نہ ہو سکا اب یہ مختصر سی رپورٹ تحریری صورت میں جناب کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ جس کی اہم چیزیں اشارتاً درج ہیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

منکرِ جہاد ۳۲۸ قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کی رپورٹ طلب کرنے پر وزیراعظم کا شکریہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لیے رپورٹ طلب کرنے پر وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کے مستحسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ منکرین جہاد ۳۲۸ قادیانی افسروں کو بری بحری فضائی مسلح افواج سے برطرف کیا جائے اور قادیانی کنور ادریس غیر مسلم او ایس ڈی وزارت پیداوار کو ترقی دے کر وزارت پیٹرولیم و قدرتی وسائل کی اہم کلیدی آسامی پر بطور سیکرٹری تعینات کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے جبکہ کنور ادریس قادیانی کو پیشتر ازیں زکوٰۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ کے ٹرسٹوں میں خیانت کرنے پر او ایس ڈی بنا دیا گیا تھا۔ مقام افسوس ہے کہ اس خطرناک قادیانی کو برطرف کرنے کے بجائے اہم آسامی پر لگا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جاپان میں پاکستان کے سفیر مرزا منصور احمد قادیانی اور سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے سیکرٹری داؤد طاہر قادیانی کو بھی کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کے محکموں، وزارتوں، ڈویژنوں اور خود مختار اداروں میں چھ سو سے زائد قادیانی ملازمین اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ ان کو ملازمت سے سبکدوش کیا جانا ضروری ہے جبکہ گذشتہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایک معزز رکن کے سوال پر ایوان کو بتایا گیا تھا کہ وفاقی حکومت میں صرف چھ قادیانی افسر ہیں جبکہ قادیانی افسروں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زائد ہے۔ مولوی فقیر محمد نے انکشاف کیا کہ قادیانی جماعت کے ہیڈ آف دی ربوہ حال لندن نے تمام قادیانی افسروں کو خفیہ ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت کو کوائف مہیا کرتے وقت فارم پر مذہب کے خانے میں قادیانی احمدی کی بجائے اسلام لکھیں جبکہ ایسا کرنا آئین و قانون کی رو سے زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان جرم ہے۔ ایسے قادیانی غیر مسلموں کے خلاف مقدمات درج کر کے ان کو گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی احمدی لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس فیصلہ کی روشنی میں ۱۹۷۵ء میں وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں پر تعینات نہ کیا جائے اور جو تعینات ہیں ان کو الگ کیا جائے مگر ۱۷ سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود تاحال اس فیصلہ پر مرکز اور صوبوں میں عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ آنجہانی ظفر اللہ خان قادیانی سابق وزیر خارجہ اور سابق ایئر مارشل ایم ایم احمد قادیانی نے ہزاروں قادیانیوں کو بھرتی کر کے اہم عہدوں پر لگایا تھا۔

اغواء کے ملزموں کو گرفتار کر کے مجاہدین کے حوالے کر دیا گیا

مغویہ کو افغان علاقے سے برآمد کر کے والدین کے حوالے کر دیا گیا

کوئٹہ (ارشد رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں نے برشور گلستان شابزئی کے مولانا عبدالخالق کی بیٹی برآمد کر لی اور تین ملزموں سے دو کو گرفتار کر کے سپین بولدک مجاہدین کے امراء مولانا عبدالرزاق اور مولانا سید محمد کے حوالے کر دیا جن کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ جمعیت علماء اسلام ضلع پشین کے سیکرٹری نشر و اشاعت کے بیان میں دی گئی تفصیلات کے مطابق ۲۷ اور ۲۸ رمضان المبارک کی درمیانی شب کو تین ملزموں نے مولانا عبدالخالق کو زد و کوب کیا اور ان کی بیوی کو قتل کر کے ان کی جوان بیٹی کو اغواء کر لیا مقتولہ حاملہ بھی تھی اس واقعہ سے تمام قوموں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی چنانچہ جمعیت کی ضلعی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مغویہ کی برآمدگی اور ملزموں کی گرفتاری کے لئے تین کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور کارکنوں کو ہدایت کی گئی کہ ملزموں کی گرفتاری کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائیں ایک کمیٹی کی قیادت چیئرمین میونسپل کمیٹی چمن حاجی بہرام خان دوسری کمیٹی کی قیادت مولانا خیر مقدم پشین امام پشین جبکہ تیسری کمیٹی کی قیادت مولانا عبدالحلیم اور مولانا خیر محمد برشور کر رہے تھے انہوں نے ۱۵ روز کی مسلسل جدوجہد کے دوران پاکستانی سرحد اور افغان سرحد کے اندر ۴۰ میل تک بڑی تکالیف برداشت کیں اس دوران تمام مجاہدین نے بھرپور تعاون کیا چنانچہ ۷ مئی کو افغانستان سرحد میں ۴۰ میل دور ایک مقام پر دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ تیسرا ملزم خان محمد تاحال روپوش ہے تینوں ملزم پاکستانی بتائے جاتے ہیں۔ ۸ مئی کو ملزموں کو سپین بولدک کے امراء مجاہدین مولانا عبدالرزاق اور مولانا سید محمد کے حوالے کر دیا گیا جبکہ مغویہ کو برآمد کر کے جمعیت کے ضلعی امیر اور سابق رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالغنی کے حوالے کر دیا گیا ۹ مئی کو مولانا عبدالغنی کی قیادت میں کثیر تعداد میں لوگوں نے مغویہ کو باعزت طور پر گلستان شابزئی برشور میں اس کے والد کے حوالے کیا اس موقع پر مختلف قوموں کے سینکڑوں افراد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالغنی نے کہا کہ ان درندہ صفت مجرموں کے خلاف جتنا کچھ کیا جا رہا ہے وہ کم ہے انہوں نے کہا کہ اس سانحہ میں کارکنوں کا کردار قابل تحسین ہے انہوں نے کہا کہ جمعیت کے کارکنوں نے متحد ہو کر مجرموں کا تعاقب کیا انہوں نے کہا کہ انتہائی محدود وسائل کے باوجود ہم نے عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کی۔

انہوں نے برشور کے جمعیت کارکنوں کے تعاون کو سراہا انہوں نے کہا کہ مولانا خیر محمد پشین اور حاجی بہرام خان چمن نے جمعیت کے دستور کے مطابق انتہائی اہم کردار ادا کیا انہوں نے کہا کہ جمعیت نے ہمیشہ مظلوم کی حمایت کی ہے انہوں نے کہا کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا ملے گی مجاہد مولانا غلام محمد نے کہا کہ یہ ہمارا اسلامی فریضہ تھا ہم نے افغانستان میں بھی اس طرح کے غیر اسلامی کام دیکھ کر جہاد شروع کیا حاجی عبدالقدیر نے بھی تمام ساتھیوں کی جدوجہد کی تعریف کی۔

مولانا نورالحق نور کو عظیم صدمہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا

فوالحق نور اور خطیب پشاور حضرت مولانا فضل حق صاحب کے برادر اصغر مولانا حاجی عبدالجلیل صاحب گزشتہ روز حرکت قلب بند ہونے پر انتقال کر گئے۔ مرحوم مجلس کے سرگرم بندر صافی اور جامع مسجد جناح پارک کے خطیب تھے۔ اس سلسلہ میں مرحوم کئی مرتبہ جیل بھی جا چکے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں علماء کرام سیاسی اور مذہبی زعماء اور بہت بڑی تعداد میں سیاسی، مذہبی اور سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ مرحوم کی وفات کی خبر سے مرحوم کی ساس یہ صدمہ برداشت نہ کر سکی اور چند گھنٹے بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ دونوں جنازے بیک وقت اٹھائے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو اس صدمات کے برداشت کی ہمت دے۔

ٹی آئی کالج کے حالات کے بارے میں صوبائی وزیر تعلیم نے رپورٹ طلب کر لی

فیصل آباد: صوبائی وزیر تعلیم بیرسٹر عثمان ابراہیم نے گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ میں مسلمان پروفیسروں کو تنگ کرنے اور انکے اے سی آر خراب کرنے پر کالج کے پرنسپل کے خلاف کی گئی انکوائری کمیٹی کی رپورٹ مقامی ڈائریکٹر کالجز سے طلب کر لی ہے اور گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ میں اگریڈ مسلمان ہیڈ ماسٹر خالی اسامی پر تعینات کرنے اور ۲۰ گریڈ کے قادیانی ہیڈ ماسٹر کو ربوہ سے تبدیل کرنے کے بارے میں مقامی ڈائریکٹر سکولز کو بھی فوری رپورٹ بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ یہ کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کی تحریری یادداشت پر عمل میں لائی گئی ہے جنہوں نے گزشتہ روز وزیر تعلیم پنجاب سے مقامی سرکٹ ہاؤس میں ملاقات کی تھی۔ یادداشت میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ قادیانی نواز پرنسپل ربوہ کالج کو فوری تبدیل کیا جائے۔ قادیانی پروفیسر محمد شریف، رشید فتحی قادیانی، بشارت قادیانی منور شمیم خالد قادیانی پروفیسروں کو بلا تاخیر ربوہ سے باہر نکال دیا جائے۔ مسلمان پروفیسر حاجی مقبول احمد کا تبادلہ منسوخ کیا جائے اور انکی اے سی آر کو بھی ٹھیک کیا جائے۔ ربوہ کالج میں عربی کی کلاسوں کو ختم کیا جائے کیونکہ قادیانی غیر مسلموں کے بچے بچیاں ہی داخل ہیں جو یہ مضمون نہیں پڑھ سکتے۔ کسی قادیانی پروفیسر یا استاد کو اسلامیات یا عربی کا مضمون پڑھانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس پیریڈ کے دوران قادیانی غیر مسلم طلبہ کو الگ کر دیا جائے۔

ختم نبوت صوبہ سندھ کے جنرل سیکریٹری کا دورہ سندھ

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے لاڑکانہ شکارپور جیکب آباد یا ضلع کشمور کندھ کوٹ کا تنظیمی دورہ کیا۔ دورہ میں انفرادی اجتماعی ملاقات کی دورہ کے دوران جیکب آباد میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما ڈاکٹر عبدالغنی انصاری سے ملاقات کی۔ ان کے علاوہ یوتھ فورس کی تنظیم کو مضبوط بنانے پر ہدایات دیں بعد میں یوتھ فورس صوبہ سندھ کے صوبائی جنرل سیکریٹری نیاز احمد بنگلانی بلوچ صوبائی صدر، مرکزی نائب صدر محمد یعقوب انور سے ملاقات کی۔ پریس کلب باجوڑ کوٹ میں یوتھ فورس کے صوبائی رہنما نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم قادیانیت کو ختم کر کے دم لیں گے۔ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانی تمام مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں لسانی فسادات اور مذہبی فسادات کرانے میں قادیانی ٹولہ برابر کا شریک ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی تنظیم پر پابندی لگائیں۔ تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیت کو ہٹایا جائے۔

تربت ختم نبوۃ کانفرنس کا واقعہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج ہے۔ ذکریوں کی پشت پناہی کرنیوالے مسلمان نہیں ہو سکتے۔

آج مقامی عالمی مجلس ختم نبوت کی جانب سے بہت بڑا اجتماع مدرسہ تاج العلوم گجر محلہ میں منعقد ہوا۔ مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالستار سنجرانی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تربت ختم نبوت کانفرنس پر ذکریوں کی ذکری تربت کے ناکام حملے پر اور صوبائی حکومت علماء کرام کو صوبہ بدر کرنے پر سخت الفاظ میں مطالبہ کیا ہے کہ ذکری تربت کو فوری معطل کر کے اسیران ختم نبوت کو رہا کیا جائے اور ذکریوں کے مصنوعی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ اس قسم کے رد عمل کا اظہار کرنے والوں میں ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا حضور بخش نائب امیر مولانا کریم داد صاحب ناظم حکیم علی محمد ابڑو، ناظم نشر و اشاعت گل حسن مجیر ناظم محمد شفا صاحب، خازن عبدالمنان نائب خازن شیخ عبداللہ کے علاوہ کارکنان ڈاکٹر عبدالستار، میر حکیم جنگل زئی مولانا عبدالحمید چکھڑا، ارباب علی محمد شبیر احمد، منظور احمد، احمد نواز غلام نبی، عبدالستار، محمد سلیم، محمد اکرم، فاروق، حافظ عبداللطیف، شبیر احمد ابوبکر، عطاء اللہ، شاہ داد رحمانی، قمر الدین، نواب علی، امان علی، محمد عثمان، غلام محمد رمضان، محمد صادق، علی گل کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور سرپرست مولانا احسان اللہ جمعیت علماء اسلام کے امیر اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالحکیم جتک مولانا عبدالغنی دارالہدیٰ کے بانی مہتمم مولانا کریم داد اور مفتاح العلوم کے مہتمم مولانا محمد عالم دارالعلوم اشرفیہ کے مولانا فضل الرحمٰن، ڈی سی آفس مسجد کے مولانا عبدالواحد اور تاج العلوم گجر محلہ کے مولانا حضور بخش مدرسہ ضیاء القرآن کے مولوی محمد حیات، واپڈا کالونی کے مولانا اللہ بخش تھانہ مسجد کے قاری عبدالستار جنگل زئی شامل ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کے مشیر رشید جان کو فوری طور پر برطرف کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

بقیہ: مثانے کی پتھری

لگتے ہیں۔

(۲) بعض مرتبہ پیشاب کی نالیوں میں کوئی انفکشن موجود ہوتا ہے جو پتھری کے لئے ماحول پیدا کر دیتا ہے اور بعض مرتبہ پیشاب کے راستے میں کوئی رکاوٹ موجود ہوتی ہے اس سے بھی پتھری بننے میں مدد ملتی ہے۔

(۳) پیشاب کی راہ کیلشیم کے زیادہ اخراج سے بھی پتھری پیدا ہونے لگتی ہے۔

(۴) بعض امراض وراثت کے طور پر موجود ہوتے ہیں ان سے بھی اکثر پتھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۵) جگر اور گردے کی خرابی، ہاضمہ کی خرابی گردے و مثانہ کے امراض اور گٹھیا و نقرس جیسے امراض میں بھی پتھریاں بن جاتی ہیں۔

(۶) پیشاب کے زیادہ کھاری ہونے سے بھی پتھری کی اکثر اقسام کی پیدائش ہو جاتی ہے۔

(۷) مردوں میں عورتوں کی بہ نسبت پتھری زیادہ بنتی ہے اور اکثر ایسے لوگوں میں دیکھی گئی ہے جو کاہلی کی زندگی گذارتے ہیں پانی اور رقیق چیزیں کم پیتے ہیں اور گوشت جیسی اشیاء بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ غذا و ٹامن اے کی کمی بھی پتھری بننے کا سبب ہوتی ہے۔

(۸) بعض مقامات پر پانی اور مٹی کی خصوصیت کی وجہ سے بھی پتھریاں بن جاتی ہیں۔

منتخب نسخے

اگر پتھری جسم میں چھوٹی اور نرم ہو تو وہ دواؤں کے ذریعہ آسانی سے نکل جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ سخت اور بڑی ہوں تو سوائے عمل جراحی کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔

مندرجہ ذیل نسخے پتھری کو توڑ کر پیشاب کے ذریعہ خارج کرنے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

(۱) سنگجراحت، حجر اسود اور پوٹاشیم کاربونیٹ کو تینوں ہم وزن لیکر چھان لیں اور تین گرام صبح و ۳ گرام شام کلتھی کے جوشاندہ کے ساتھ دیں۔

(۲) گل داؤدی پانی میں جوش دیکر پلائیں یا سفوف بنا کر ۶ ماشہ کی مقدار میں پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

(۳) تخم کلتھی ۱۰ گرام، نمک سیندھا ۳ گرام اور سرپھوکہ ۲ گرام کو ملا کر ۲ کپ پانی میں جوش دیں جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان کر پلائیں۔ یہ ایک خوراک ہے اس طرح کی تین خوراک دن میں استعمال کریں۔

(۴) مغز تخم قرطم کو باریک پیس لیں پھر ہم وزن اس میں دار چینی ملا لیں صبح و شام ۶ ماشہ کھلائیں۔

(۵) تخم کلتھی ۱۰ گرام، گوکھرو ۲۰ گرام، خربوزہ کے بیج (چھلکے ہوئے) ۲۰ گرام، حب القرطم ۱۰ گرام مولی کے بیج (چھلکے ہوئے) ۱۰ گرام۔ ان تمام دواؤں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو شربت بزوری معتدل ۴ تولہ ملا کر آدھا صبح آدھا شام پلائیں اور ساتھ میں یہ سفوف بھی دیں۔

جواکھار، کشتہ حجر الیہود، سنگ سرماہی، نمک مولی ہر ایک ۲-۲ گرام الگ الگ باریک پیس کر ملائیں ۴ رتی صبح و شام دیں۔

غذا و پرہیز

مولی اور اس کے نرم پتے پتھری والے مریضوں کیلئے مفید ہیں۔ اس کے علاوہ دودھ ٹھنڈا، توری، کھیرا اور ککڑی وغیرہ بھی ایسے مریضوں کے لئے مفید ہیں گوشت، بینگن، مسور کی دال، چاول اور اروی جیسی اشیاء مضر ہوتی ہیں۔

بقیہ : آپ کے مسائل

ج:۔ اگر حج کر چکا ہے تو دوبارہ حج فرض نہیں۔ اور اگر پہلے حج نہیں کیا تو اس پر حج فرض ہے بشرطیکہ یہ شخص حج تک وہاں رہ سکتا ہو، یا واپس آکر دوبارہ جانے اور حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو اس پر حج فرض نہیں۔

رمی کسی سے کرانا :

ایک حاجی ، کراچی

پچھلے سال ہم حج کو گئے تھے تو اس میں گیارہویں دن کی رمی میری اور میری بھابھی کی جانب سے ہمارے بھائی نے کی کیونکہ رش بہت زیادہ تھا حالانکہ ہماری طبیعت ٹھیک تھی دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بارہویں تاریخ کو ہم بعض عورتوں نے خود رات کو رمی کا فعل ادا کیا اور پھر غروب کے بعد وہاں سے نکلے پوچھنا میں یہ چاہتی ہوں کہ غروب کے بعد نکلنے سے تیرہ کا ٹھہرنا ضروری تو نہیں ہو گیا، کیونکہ بعض لوگوں نے وہاں بتلایا کہ بارہ کو منیٰ سے دیر سے نکلنے پر تیرہ کی رمی کرنا واجب ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی بتلائیں کہ ہمارے ان عملوں سے حج میں کوئی نقص و فساد تو نہیں آیا اگر آیا تو اس کا تاوان کیا ہے؟

ج:۔ رش کی وجہ سے آپ نے اور آپ کی بھابھی نے جو رمی دوسرے سے کرائی وہ رمی صحیح نہیں ہوئی آپ دونوں پر رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم لازم ہو گیا، مکہ مکرمہ جانے والے کسی شخص کو دو بکریوں کی قیمت بھجوا دیجئے اور اس سے کہہ دیجئے کہ جانور خرید کر حدود حرم میں ذبح کرا دے۔

بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں تیرہویں تاریخ کی رمی لازمی نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ صبح صادق سے پہلے منیٰ سے نکل گیا ہو۔ اور اگر منیٰ میں تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہو گئی تو اب تیرہویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہو گئی۔ تیرہویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد اگر تیرہویں تاریخ کی رمی کے بغیر منیٰ سے جائے گا تو دم لازم ہو گا۔

زیادہ طواف کرنا افضل ہے

س:۔ مکہ مکرمہ میں زیادہ طواف کرنا افضل ہے یا عمرہ جو کہ مسجد عائشہؓ سے احرام باندھ کر کیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طواف مکہ مکرمہ میں سب سے زیادہ افضل ہے۔ اور دلیل بیان کرتے ہیں کہ قرآن میں آیا ہے ولیطوفوا بالبیت العتیق، الآیۃ یعنی بیت اللہ کے طواف کا حکم ہے نہ عمرہ کا اس لئے مقیم کو مکہ مکرمہ کے لئے طواف افضل ہے عمرہ سے اور ساتھ ان کا یہ کہنا بھی ہے کہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر ضرور آنا چاہئے۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ باتیں امام صاحب کی ٹھیک ہیں؟

ج:۔ زیادہ طواف کرنا افضل ہے مگر شرط یہ ہے کہ عمرہ کرنے پر جتنا وقت خرچ ہوتا ہے اتنا وقت یا اس سے زیادہ طواف پر خرچ کرے ورنہ عمرہ کی جگہ ایک دو طواف کر لینے کو افضل نہیں کہا جا سکتا۔

۲:۔ جو لوگ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد رکھتے ہوں ان کو ذوالحلیفہ سے (جو مدینہ شریف کا میقات ہے) احرام باندھنا لازم ہے اور ان کا احرام کے بغیر میقات سے گذرنا جائز نہیں، اور اگر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہیں بلکہ جدہ جانا چاہتے ہیں ان کے لئے احرام باندھنے کا سوال ہی نہیں۔

بقیہ : اسلام کا نظام عفت

اجنبی عورت کے محاسن پر شہوت کی نظر ڈالے گا، قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔"

اسلام نے جہاں لباس اور ستر کی حدود متعین کی ہیں، وہیں احکام لمس اور حدود استیذان کو بھی متعین کر دیا ہے۔ اسلام نے عفت وعصمت کے چہرے کو نکھار بخشا ہے اور عفت کے منافی تمام باتوں کو سختی سے منع کر دیا ہے اور فحش امور کو حرام قرار دے دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

آپ فرما دیجئے کہ صرف تمام فواحش باتوں کو
میرے رب نے حرام کیا ہے۔ ان میں جو علانیہ
ہیں انکو بھی اور جو پوشیدہ ہوں انکو بھی۔ اور ہر
گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی
حرام کیا ہے۔ (الاعراف : ۳۳)

اسلام کی نظر میں عصمت وعفت اور اخلاق واعمال دین ودنیا کی بڑی دولت ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ دنیا سے امن امان اور سکون واطمینان مفقود ہو جائے عفت کے قوانین ناہمواریوں اور اخلاق واعمال کی مٹی پلید ہو جائے۔ اگر عفت وعصمت فروشی پر پابندی عائد نہ ہو۔ دنیا کی تاریخ کا باب اخلاق پڑھیئے اور غور کیجئے کہ انسانوں کے اعمال و اخلاق کو سب سے زیادہ نقصان کس چیز سے پہنچا۔ ساتھ ہی اس چیز کا تجزیہ کیجئے کہ قوم وملک کی بربادی کی بنیادی وجہ کیا تھی؟ آپکو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ تمام خرابیاں اس لیے پیدا ہوئیں کہ عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے کوئی استوار قانون نہ تھا۔ سورہ نور کی ابتدائی آیات سے عفت وعصمت کی اسلام میں جو قدر ومنزلت ہے واضح ہو جاتی ہے۔

اسلامی اخلاقیات میں عفت کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ بھی اس سے خالی نہیں۔ اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمام نسل انسانی کو بے ہودہ باتوں سے پاک کیا جائے تاکہ مالک حقیقی کے فرائض کی ادائیگی بہترین طریقے سے ہو سکے۔ الغرض اسلام افراط وتفریط کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ اسلام نے ناموس انسانی کی قدر وقیمت کو واضح کیا۔ اس راہ میں کسی قسم کی چشم پوشی روا نہ رکھی بدکاری اور بے آبروئی کے جتنے سرچشمے تھے ایک ایک کر کے بند کر دیئے گئے۔ ازدواجی تعلقات کو آئین وقانون میں لا کر جنسی میلانات کو اعتدال وضابطہ کا پابند بنایا گیا۔ نسل انسانی کے اضافہ کے صحت بخش طریقے نافذ کئے۔ عائلی زندگی کو خوشگوار ماحول کے قالب میں ڈھالا گیا۔ ترک نکاح کے راہبانہ نظریہ کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے ازدواجی زندگی پر زور دیا ہے۔

اسلام نے دوسرے اخلاق کی طرح عفت کو بھی انسانوں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کی ہے۔ مختلف دلنشین پیرایوں سے اس کو ذہن نشین کرایا۔ پھر ایک مکمل قانون انسانوں کے سامنے رکھا جس کی بدولت عفت کا تحفظ ہو سکے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے اس فطری نظام عفت کو ماحول ومعاشرہ میں عام کیا جائے اور فحش ومنکرات کے انسداد کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔

بقیہ : تربت کی رپورٹ

درج تحریری بیان دیا۔

۱۔ تربت انتظامیہ کے حکم پر پولیس کے افراد نے جوتوں سمیت مسجد میں گھس کر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے مسجد میں پھینکے۔ ہزاروں کے حساب سے فائرنگ، مسجد کے دروازے توڑنا اور مسجد کے اندر داخل ہو کر پولیس کا وحشیانہ ظلم وتشدد ان سب واقعات نے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کیا اور تربت انتظامیہ نے ان حالات سے جان بوجھ کر آپ کو بے خبر رکھا۔

۲۔ آپ کے کہنے پر تربت جانے والے علماء کے وفد سے تربت انتظامیہ نے کوئی مفید بات چیت کر کے حالات کو سدھارنے کی بجائے ان کی تمام تجاویز کو مسترد کر کے حالات کو مزید خراب کیا۔

۳۔ قومی اسمبلی کے فلور پر مولانا سید محمد صدیق شاہ صاحب ایم این اے اور مولانا محمد خان صاحب شیرانی ایم این اے کی جانب سے پیش کی گئی تحریک کے جواب میں وزیر داخلہ نے واضح الفاظ میں یہ بیان دیا کہ ہم نے صوبائی حکومت اور تربت کے کمشنر کو ذاتی طور پر فون کے ذریعہ یہ کہہ دیا ہے کہ ذکریوں کے نقلی حج پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لہذا ذکریوں کو کوہ مراد پر جمع ہونے نہ دیا جائے۔ وزیر داخلہ کا یہ بیان ملک بھر کے اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ نمایاں طور پر شائع ہوا۔ کمشنر مکران نے اس کی واضح خلاف ورزی کر کے ذکریوں کو کوہ مراد کا نقلی حج کرایا جبکہ مرکزی حکومت کے وزیر داخلہ نے جب واضح اعلان میں اس پر پابندی لگانے کا اعلان کیا تو کمشنر مکران نے اس کی خلاف ورزی کر کے اہل اسلام کے جذبات کو کیوں مجروح کیا۔

۴۔ کمشنر مکران اب انتقامی کارروائی کر کے تربت کے حالات کو مزید خراب کرنا چاہتا ہے جس کی تازہ مثال وہاں کے معزز شہری اور جماعت کے اہم رکن محمد شاہ کی گرفتاری ہے جس کو عید سے قبل گرفتار کیا گیا اور آج تک گرفتاری کی وجہ بتائے بغیر اسے قید وبند میں رکھ کر اس پر تشدد کیا جا رہا ہے اور کمشنر مکران کی جانب سے اس قسم کی مزید گرفتاریاں بعید از قیاس نہیں ہیں۔

وفد کے ارکان یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر تربت انتظامیہ کو اس طرح بے لگام رکھا گیا اور مسجد کی بے حرمتی میں ملوث تربت انتظامیہ کے ذمہ دار افسران کے خلاف آپکی طرف سے کوئی سخت کارروائی عمل میں نہ لائی گئی اور اس سارے واقعہ میں ملوث افراد کو معطل نہ کیا گیا اور ذکریوں کے بارے میں اہل اسلام کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کر کے انہیں تسلیم نہ کیا گیا تو حالات کسی سنگین خطرے کے باعث بن کر پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔

رپورٹ دھندگان

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم سوردو پنجگور۔

حضرت مولانا عبد الحق صاحب بلوچ امیر جماعت اسلامی بلوچستان۔

- حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی جامعہ رشیدیہ آسیا آباد۔
- حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب جامع مسجد قندھاری کوئٹہ۔
- حاجی سید شاہ محمد نائب قندھاری جنرل سیکرٹری منتظم روڈ کوئٹہ۔
- نذیر احمد تونسوی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ۔

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

QADIANIS

These
SELF-STYLED AHMADIS
Are
DUALIST-INFIDELS

This Write-up is Dedicated

To the glory of those lucky souls who are
In search of truth and righteousness and

To the wisdom of those competent men who
Distinguish between right and wrong and

To the prowess of those who brush away
The fake and take to the truth and

To the courage of those who stop at none
Once truth has manifested itself in full

(سوداوی ہسٹیریا)

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani was a Hyster-manaic and symptoms of this disease were fully reflected in his personality. Medical opinion of renowned men of medicine is given below:

1. From: 'Ikseer e Azam' v-1;P-189; Hakim Muhammad Azam Khan Sahib:
" Symptoms of this disease are: digestive disorders,bitter vaporous belches, constant mouth watering, belly flatulence, bowels grumbling,stomach heated and inflated, false appetite,vapours rising towards palate in fumes; sometimes upper part of the body shivers and shakes; a total knock-down in severe attack; fainting and swooning; sudden forgetfulness, drooping eye-lids; suffocation while swallowing; sudden lightning like sparkle flashing"

2. From same above author:
" Patient if a religious scholar lays claim to miracles, to prophethoods and to supernatural powers. He talks of Divinity; preaches to men."

3. From: 'Makhzan e Hikmat' second edition, author: Shamsul Attiba, Hakim Ghulam Jeelani Sahib.
" Later researches reveal that in menfolk, nervous internal system produced weakness of brain and is called Hyster Malaise.Patient developes feelings of egotism, conceit and self-estimation. He is apt to exaggerate in his conversations, feels little appetite,suffers from Dyspepsia and anxiousness."

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"۔

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع
"جامع مسجد بَابُ الرَّحمت (ٹرسٹ)
خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بَابُ الرَّحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۲۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۷،۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ